رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۲ — نمبر ۵۱

اہلحدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اخبار — امرتسر

پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم دائماً

تاریخ اجراء ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء
مسئول مدیر — ابو الوفاء ثناء اللہ

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ [illegible]
رؤسا و جاگیرداران سے [illegible]
عام خریداران سے [illegible]
ششماہی [illegible]
ممالک غیر سے سالانہ [illegible] شلنگ
فی پرچہ [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۴ھ مطابق ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۳۵ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

آج کل کے فیشن ایبل - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - ص۲
بیکس مظلومات پر ہمدردان ملت کی توجہ - ص۳
امرتسری بے حدیثہ پارٹی کا کروہ بچہ - ص۴
عبد الباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا - - ص۵
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی ص۶ - مباہلہ مابین جماعت حنفیہ اور مرزائیہ ص۷ - حج بیت اللہ اور ضروری گذارش ص۸
جماعت آرہ کی تنظیم ص۸ - تیر بہدف - ص۹
مدرس عربی ص۹ - چند گذارشات - ص۱۰
اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان - ص۱۱
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۶

67559

آج کل کے فیشن ایبل

(از قلم مولوی احمد امان اللہ خان ماہر رامپوری)

چڑھا ہے بھوت فیشن کا ہر اک نوعمر کے سر پر
جوانوں کو جدھر دیکھو بنے پھرتے ہیں جنٹلمین
نہ ان کی داڑھیاں باقی نہ مونچھوں کا پتہ کچھ ہے
قبائیں، اچکنیں اور پاجامے ہیں سبھی بھونڈے
بڑوں کو قبلہ و کعبہ ہے لکھنا سخت گستاخی
نہیں بھاتی ہیں انکو دعوتیں ہندوستانی اب
نہیں معلوم بالکل انکو خطبہ کس کو کہتے ہیں
مگر ان کو مہارت ہے بڑی تقریر کرنے میں

وبا فیشن کی پھیلی ہے ہر اک بستی میں ہر گھر پر
اڑے پھرتے ہیں وہ بیٹھے صبا رفتار موٹر پر
مگر بالوں نے سر کے لی ہے سبقت برقی واٹر پر
مگر ہے ختم پوشش کوٹ، پتلون اور نکر پر
ہوا تحریر کا ہے خاتمہ مائی ڈیر سر پر
پہنچ جائیں وہ مدعو ہیں اگر انگریزی ڈنر پر
نہ رکھا بھول کر پاؤں کبھی مسجد کے منبر پر
فدا ہیں آپ ہی وہ جان و دل سے اپنے لکچر پر

نہیں پر ختم کر دے بس تو اپنی نظم کو اے ماہر
نہیں باقی ہے لکھنے کو جگہ اب سارے پیپر پر

ضروری اطلاع۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اہلحدیث بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ ناظرین نوٹ کر لیں۔ (مینیجر اہلحدیث)

انتخاب الاخبار

— امرتسر میں سردی کافی پڑتی ہے۔ موسم خوشگوار ہے۔

— امرتسر ایک مسلم نوجوان قصاب قتل کر دیا گیا

— امرتسر اٹلی و ابی سینیا کے جنگ کی وجہ سے اجناس کے نرخ گراں ہو رہے ہیں۔

— لاہور کے روزانہ اخبارات راوی ہیں کہ وہاں ہیضہ پھوٹ نکلا ہے۔ اس ہفتہ ایک دن میں ۷۰۔ اموات ہیضہ سے واقع ہوئیں۔

— ڈاکٹر ستیہ پال ایک سال کی قید کے بعد رہا ہو گئے ہیں۔

— شاہ کاکو کی قبر کے انہدام کے سلسلہ میں جن سکھوں کا چالان ۱۱۔ اکتوبر کو عدالت میں پیش ہوا۔ چونکہ ایک ملزم تا حال گرفتار نہیں ہوا۔ اس لئے چالان نامکمل ہونے کی صورت میں ۲۸۔ اکتوبر کو ان کی پیشی ہوگی۔

— دہلی میں ۱۰۔ اکتوبر کو سال رواں میں چوتھی بار ستارہ ٹوٹا جس کی روشنی از حد تیز تھی نجومیوں کا خیال ہے کہ دہلی پر کوئی نحوست چھا جائیگی

— پیر جماعت علی صاحب دہلی سے ناکام جانے کے باعث دوبارہ پھر جانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مسلم تاجروں کی طرف سے حکام کے پاس ڈیپوٹیشن بھیجے جا رہے ہیں کہ ان کو یہاں داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔

— ریاست جے پور میں چھ ماہ سے ہندو مسلم کشیدگی جاری تھی جس کا اثر یہ ہوا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ تقریباً سولہ سو مسلمان تنگ آ کر ریاست سے ہجرت کر گئے ہیں۔

— رہتک ۹۔ اکتوبر کو ہندوؤں کا ایک جلوس نکلا ہوا تھا مغرب کی نماز کے وقت مسجد کے سامنے باجہ بجانے سے انکار کر دیا۔ حالات خطرناک ہو جانے کے باعث گولی چلانی پڑی۔

مالیر کوٹلہ کا فیصلہ بہت ہی نقصانات اور تکلیفات اٹھانے کے بعد بھی موجب تکلیف ہی رہا۔

(۱) مسجد باغندگان میں نماز مغرب مع اذان بیس منٹ میں ہوگی اس کے بعد ہندو آرتی کریں گے (بہت خوب)

(۲) مسجد لوہاراں کے قریب جو نماز مغرب کے وقت ہندو کتھا کرتے تھے جس سے فساد اٹھا تھا جس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوئی تھی اس کتھا پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جب چاہیں کریں۔ یہی جگہ فساد کا مرکز ہے ہم بھی مسلمانوں کو صبر کی تلقین کرتے ہیں۔

نوٹ کرلیں

کہ آئندہ پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ اسکے بعد یکم نومبر کو شائع ہوگا (منیجر)

آپکو معلوم ہو گیا ہوگا

کہ ۴۔ اکتوبر کے پرچہ میں **حساب دوستاں** شائع کر دیا گیا ہے۔ اگر آپ کا نمبر بھی اسمیں درج ہے تو **۳۰۔ اکتوبر سے پہلے پہلے قیمت اخبار بذریعہ** منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع دفتر ہذا میں ارسال کر دیں۔ ورنہ **یکم نومبر کا اہلحدیث** وی پی کیا جائے گا۔ (منیجر اہلحدیث)

— کلکتہ کی خبر ہے کہ ایک ہزار بندر پنجروں میں بند کر کے امریکہ روانہ کئے گئے ہیں۔ ان سے ہسپتالوں میں کوئی کام لیا جائے گا۔

— اوڈیل کی اطلاع ہے کہ وہاں چوہے بلی کے قد کے ہو گئے ہیں۔ لوگ ان سے تنگ آ کر شہر چھوڑ رہے ہیں۔

— جھنگ مگھیانہ کی اطلاع ہے کہ ایک ہندو زرگر نے ایک مورتی کے سامنے ۲۳ روز بھوکے رہ کر جان دے دی۔

— عراق میں ۹۰ ہزار افراد کو جبراً فوج میں بھرتی کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ جنوری ۱۹۳۶ء تک یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ جائیگی۔ آج کل عراق میں ۴½ لاکھ فوجی سپاہ موجود ہے۔

— اٹلی اور ابی سینیا کی جنگ کے بارہ میں اخبارات میں مختلف خبریں آ رہی ہیں۔ ۱۲۔ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ ابی سینیا کے دو سردار و شاہ ابی سینیا کا داماد اٹلی سے جا ملے ہیں۔ عدیس بابا کو ویران کرنے کے لئے ریلوے کو تباہ کر دیا جائیگا۔ ایک اطلاع ہے کہ ابی سینیا کی فوجوں نے والول اور وارڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔

— ایک اطلاع مظہر ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے ابی سینیا کے ۲½ ہزار اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں اور چھ سو کو قید کیا جا چکا ہے۔ اٹلی کے دو بڑے افسر ہلاک اور ایک صد سپاہی وغیرہ ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

— خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت یمن ابی سینیا کی امداد کے لئے دس ہزار یمنی سپاہی بھیجنے والی ہے۔

— بغداد کی اطلاع ہے کہ جلالۃ الملک شاہ غازی کی سالگرہ کی خوشی میں عراقی پارلیمنٹ نے دو سو سے زائد سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے ہیں۔

معاصر "سیاست" لاہور کو ۱۹۱۹ء سے ۱۹۳۵ء تک جو مصائب حکومت کی طرف سے آئیں واقعی اس قابل ہیں کہ مضمون "سیاست" بزبان حال یہ شعر پڑھیں ؎

صبت علی مصائب لو انہا
صبت علی الایام صرن لیالیا

آخری مصیبت جس کے باعث سیاست آجکل بند ہے دو ہزار کی ضمانت طلبی ہے۔ ہواخواہان سیاست کا فرض اخلاقی ہے کہ امداد کر کے سیاست کو زندہ رکھیں اور دعا گوؤں کا فرض ہے کہ اس کی آئندہ سلامتی کے لئے دعا کریں۔

اطلاع حاجی چراغ الدین ہیڈ سروس ڈلہوزی روڈ راولپنڈی نے ایک سو روپیہ مدرسہ دارالعلوم القرآن مدینہ منورہ اور ایک سو روپیہ مدرسہ دارالحدیث مکہ معظمہ کیلئے بھیجا۔ (محرر دفتر)

مضامین آمدہ مستری محمد عبداللہ۔ سید ابوالحسن۔

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ رجب المرجب ۱۳۵۴ھ

بیکس مظلومات کی فریاد پر ہمدردانِ ملت کی توجہ

الحمد للہ!

مسلمان عورتوں میں سلسلہ ارتداد جاری ہے۔ بلکہ دن بدن زوروں پر ہے خاوندوں کی بداطواری، بدسلوکی، اور نالائقی سے تنگ آکر صحیح یا غلط راہ اختیار کر کے نکاح اول فسخ کرالیتی ہیں اور دوسرا نکاح کرلیتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ ہمارے فقہاء کرام اس حال میں بھی ان پر تقید نہیں چھوڑتے بلکہ بعد ارتداد مسلمان ہوکر بھی دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس پر بھی تقیدات ڈالتے ہیں۔

ایک امرتسری سائل کو دفتر اہلحدیث سے فتویٰ دیا گیا کہ مرتدہ اگر توبہ کر کے مسلمان ہوجائے تو اس سے نکاح کرنا جائز ہے جس سے چاہے کرلے۔ یہ فتویٰ شہر کے علمائے حنفیہ کے پاس گیا تو انہوں نے اس کے خلاف لکھا کہ مرتدہ اگر تائبہ ہوجائے تو اس کو مجبور کیا جائے پہلے خاوند سے نکاح کرے اگر خاوند انکار کرے تو عورت دوسری جگہ [illegible] سکتی ہے۔ ایسا کیوں لکھا گیا؟ کہ شامی (ردالمختار) میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن مفتی صاحبان زمانہ حاضرہ کی روشنی میں اگر واقعات کو غائر نظر سے دیکھتے تو ایسا نہ لکھتے۔ جس وقت کسی فقیہ نے یہ فتوے دیا تھا ممکن ہے اس وقت عورت پر جبر کرنے کی طاقت ہو مگر اب تو کسی کو کسی پر جبر کرنے کی قدرت نہیں۔ علاوہ اس کے جو عورت دین جیسی پیاری چیز چھوڑ کر مرتدہ ہوجاتی ہے وہ خاوند سے کتنی کچھ بیزار ہوگی پھر بعد ارتداد داخل اسلام ہوکر بھی اگر اسی کے ساتھ رہنے پر مجبور کی جائے تو نتیجہ کیا ہوگا؟ یہ امر قابل غور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ عورتوں کی آہ و بکا آسمان پر پہنچی۔ ادھر ریاست حیدرآباد دکن میں ہمدردوں کو توجہ ہوئی ادھر ہندوستان کی اسمبلی کے مسلم ارکان میر غلام بھیک صاحب اور سید محمد احمد صاحب کاظمی وغیرہ کو توجہ ہوئی ان دونوں مقاموں میں مسودات تیار ہو گئے ہیں خدا ان ہمدردوں کی ہمدردی قبول کرے۔ مگر ہم بھی ہمدردی کی حیثیت میں (بے پوچھے) مشورہ دینے سے نہیں رک سکتے۔

ہمارے خیال میں دونوں جگہ محرکین ایک اصولی غلطی کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ ججوں کے فیصلوں کو تمام صوبہ میں نافذ کرنا چاہتے ہیں انکو چاہیئے تھا کہ ہائیکورٹوں کے فیصلوں کو صوبہ بھر میں نافذ کرتے ہم نے مثال کی ایک صورت بتائی ہے۔ علمائے اسلام اور فقہائے عظام ائمہ اربعہ ہوں یا ائمہ محدثین۔ یہ سب کے سب ہائیکورٹ محمدیہ کے ماتحت ہیں کیونکہ ان کا ہر قول و فعل محتاج ہے دلیل کا۔ مگر قرآن و حدیث کسی اور دلیل کے محتاج نہیں بلکہ خود مستقل دلیل ہیں۔ ہم نے وہ تو مسودات دیکھے۔ ہمدردوں کی ہمدردی کا اعتراف کرنے کے بعد ہمیں افسوس ہوا کہ ہمدردوں میں ہم نے یہ جرأت نہیں پائی کہ تقیدات متاخرہ سے آزاد ہوکر اصل مرکز سے ہدایات حاصل کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی جرأت ہے کہ حنفی مذہب میں ضرورت ہو تو مالکی مذہب کے فتویٰ پر عمل کرلے۔ جگہ جگہ یہی لفظ حنفی، مالکی وغیرہ موجود ہیں۔ یہاں تک معلوم ہوتا ہے کہ ان مصلحین کی غرض خاص حنفیہ مسلمات سے ہے دوسروں سے کوئی واسطہ نہیں۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ اس قسم کے قانون سے شیعہ کو، خوارج کو، اہل قرآن کو اور معتزلہ کو یہاں تک کہ اہل حدیث گروہ کو بھی نفع حاصل کرنے سے روکا گیا ہے۔ حالانکہ ہمدردوں کا فرض ہونا چاہیئے تھا کہ کل مسلمات سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے محض مسلم کا لفظ بولتے۔ لطف یہ ہے کہ مشورہ بھی ان حضرات (علماء کرام) سے لیا جاتا ہے جو بحیثیت تقید حنفی تقید سے نکلنا گویا اسلام سے نکلنے کے مترادف جانتے ہیں۔ بس ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ ان ہمدردوں نے (شکر اللہ سعیھم) ایک اصولی غلطی کی ہے کہ اسلامی اصطلاح ایک خاص گروہ سے دریافت کی ہے۔ جن کے مذہب میں یہ تقیدات مصرح موجود ہیں مثلاً

کوئی شخص گم ہوجائے تو اس کی عورت خاوند کی ایک سو بیس سال عمر تک انتظار کرے۔ یا باپ دادا اگر نابالغہ کا نکاح کردیں تو وہ بعد بلوغ قابل فسخ نہ ہوگا۔ چچا یا ماموں کردیں تو قابل فسخ ہوگا؛ (۹۸۳)

حیدرآبادی مسودہ نویسوں نے اتنی ہمت کی ہے کہ چچا یا ماموں کا کیا ہوا نکاح تو نابالغہ کی بلوغت پر قابل فسخ قرار دیا مگر باپ دادا کے کئے ہوئے کو عدالت کی رائے پر چھوڑ دیا۔ کیوں؟ محض تقیدات حنفیہ کے اثر سے ورنہ اس فرق کی دلیل ہائیکورٹ محمدیہ میں کچھ نہیں۔

ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ ہمدردوں کو توجہ دلائیں کہ تقیدات حنفیہ سے نظر اٹھا کر نوع کے درجے میں پہنچنے کی کوشش کریں۔ جہاں کے چند اصول ہمیشہ قابل لحاظ ہیں

(۱) لَا تُمْسِکُوْھُنَّ ضِرَارًا

(۲) وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

(۳) وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ وغیرہ۔

ahmadimuslim.de

نوٹ عرصہ ہوا پورب کے ایک گاؤں میں چند عورتیں اپنی تکلیفات کا ذکر کر کے کہہ رہی تھیں :-

ادی ہمرا کون۔ اللہ مرد، نبی مرد، جبریل مرد ؛

ایسا نہ ہو کہ وہ ان تین مردوں میں یہ بھی اضافہ کر دیں :-

ممبران اسمبلی اور ممبران حیدر آباد بھی مرد ہیں

ہمرا کون اللہ بس باقی ہوس۔

یاد رہے ان ہمدردوں نے اگر تقیدات حنفیہ سے نکل کر وہ کام نہ کیا بلکہ مولوی امیر علی مرحوم کی طرح انہی تقیدات میں مقید رہے تو مشکل حل نہ ہو گی نہ مدت دراز تک کسی کو حل کرنے کا حوصلہ ہو گا۔ واللہ الموفق۔

امرتسری بے حدیثہ پارٹی
کا
گستاخانہ اور مکروہ لہجہ

جس طرح کسی کے سوال پر رنج کرنا علم کی شان کے خلاف ہے اسی طرح کسی سائل کا دل آزار لہجے میں سوال کرنا گستاخی اور سیاہ باطنی کا نتیجہ ہے۔ ہم آریوں کی دل آزاری کو سوامی دیانند کی تعلیم اور روش کا نتیجہ کہا کرتے ہیں۔ لیکن اندرونی معترضین کے مکروہ طرز کلام کو کس کا اثر بتادیں۔ ہمارے علم میں ابھی اس کا پتہ نہیں لگا۔ دیوبند کے رسالہ قاسم العلوم میں ایک مضمون خدا جانے کس کی قلم سے شائع ہوا ہے۔ اس پر امرتسری بے حدیثہ پارٹی (منکرین حدیث) کے رسالہ "بلاغ" میں جو کچھ لکھا گیا وہ قابل دید و شنید ہے اس کی سرخی اور عبارت اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"اسلامی جرائد کے مدیران محترم توجہ فرمائیں

وہ اچاولوں کی سرزمین اور دیکھراسوں کا منبع جسے عرف عام میں علوم اسلامیہ کا مرکز دار العلوم دیوبند کہا جاتا ہے۔ جس کا انتساب ہر دہاد ریش ملا کے لئے طرۂ امتیاز و سرمایۂ افتخار ہے۔ جس کی ہر لغویت و حماقت سند ہے افراد امت کے لئے اور جس کے ادنے سے ادنے طالب ... اختلاف ر... ہے عذاب مخلد کا۔ ... علمائے کرام، اسلام کی تباہی اور رحمہا فی اللہ ثنیا و الآخرۃ تو حضرت محمد

رحی و ما سواہ فداہ کی توہین کے لئے وہ مسلسل کوششیں صرف فرما رہے ہیں جو ہزار صدر دلیم میور اور کروڑ نصرم بجکشو قیامت تک نہیں کر سکتے۔

اس کا تازہ ثبوت دار العلوم کے علمی رسالہ "قاسم العلوم" جلد ۲ نمبر ۹ میں دیکھئے۔ آنحضرت کی کثرت ازواج و شان زہد و نفس کشی کے بیان میں ارشاد فرماتے ہیں :-

"ہم ناظرین کو پھر ایک اور اہم بات کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ صحیح حدیث میں موجود ہے کہ حضرت انسؓ نے جب یہ بیان کیا کہ ایک شب میں آپ نے تمام موجودہ ازواج کے ساتھ ہمبستری فرمائی تو لوگوں نے تعجب سے پوچھا کہ اتنی طاقت جناب رسولؐ میں موجود تھی۔ اس پر حضرت انسؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ آپس میں اس زمانہ میں گفتگو کیا کرتے تھے کہ آنحضرت کو چالیس مردوں کی قوت باہ عطا کی گئی ہے۔ یہ قوا... کا ... علوم ہوتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو اس آخری عمر میں اس قدر موانع کے موجود ہوتے ہوئے آپ کو روزانہ ایک زوجہ سے ہمبستری کی طاقت نہیں ہو سکتی تھی چہ جائیکہ نو عورتوں سے ایک شب میں ہمبستر ہوں۔

اب اس سے اندازہ کرنا چاہئے کہ جبکہ امت کے ہر ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک سو ساٹھ عورتوں کے سنبھالنے کی قوت ہونی چاہئے۔

ہم ناظرین کو اس کے بعد ایک اور ضروری بات یاد دلانا چاہتے ہیں۔ علامہ سیوطیؒ خصائص کبریٰ میں حضرت انس رضؓ کا مقولہ مذکورۃ الصدر نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جن چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی وہ اس دنیا کے مرد نہیں بلکہ جنت کے چالیس مردوں کی قوت آپ کو دی گئی تھی اور چونکہ احادیث صحیحین سے یہ بات دکھائی گئی ہے کہ جنت میں ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کی قوت دی جائے گی اس لئے آنحضرت علیہ السلام میں دنیا کے چار ہزار مردوں کی قوت ہونی چاہئے۔ اس لئے بقاعدہ چار ازواج چاہئے کہ آپ کو ۱۶ ہزار ازواج کی اجازت دی جائے اور آپ میں اتنی ہی ازواج کی قوت موجود ہونی چاہئے۔"

(قاسم العلوم جمادی الاول ۱۳۵۸ھ)

کیا مسلمانوں میں کوئی عقلمند بارسوخ، کوئی اہل قلم و اہل جرأت نہیں جو اس "مقدس" زلزلہ و سیلاب سے ایوان عصمت نبوی کو بچانے کی سعی فرمائے۔

کیا محترم مدیر "ترجمان القرآن"، مدیر "صدق"، مدیر "معارف" اور مدیر "اہلحدیث" وغیرہم ارشاد فرمائیں گے کہ اس دعوی ... علام ... ہے ... ہیں جن پر ایمان نہ لانے والا منکر حدیث، منکر رسول بلکہ منکر اسلام اور دہری کے خطابات سے سرفراز فرمایا جاتا ہے لیکن اس نقار خانہ عجائب و غرائب کی تعریف تاویل سے پہلے "غریب قرآن" کی نرم و نازک آواز کو بھی سن لیجئے۔ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ ثُنیا ۱ا اے ازواج نبی اگر تم دنیوی

ahmadimuslim.de

خواہشوں اور زینتوں کی طلب گار ہو تو رخصت الخ" کیا ایسے بے نفس انسان کا صحیح کیریکٹر یہی ہے جو آپ پیش کر رہے ہیں ؟"

(بلاغ امرتسر ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء صک)

اہلحدیث شروع مضمون ہی ملاحظہ ہو۔ اتنے بڑے مرکز علوم مدرسہ کو آریہ مصنفین (راجپالوں اور لیکھراموں) کا منبع کہنے کا مطلب یہ نہ ہوا کہ وہاں کے پڑھے ہوئے علماء اسلام کے ایسے دشمن ہوتے ہیں جیسے آریہ مبلغین راجپال اور لیکھرام مقتولین اناللہ! پھر ایسے لوگوں کا کیا حق ہے کہ اپنے حق میں منکر حدیث وغیرہ القاب سن کر ناراضگی کا اظہار کریں اور یہ نہ سمجھیں کہ

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

اہلحدیث میں ان لوگوں کو منکر حدیث بے شک لکھا جاتا ہے جو واقعہ کے لحاظ سے بالکل صحیح ہے کیونکہ یہ لوگ حسب تعلیم پیر نیچر حدیث نبوی کو حجت شرعیہ نہیں مانتے جس کا ثبوت خود ان کی تحریریں ہیں اور احادیث نبوی پر انکا مذاق اور استہزاء کرنا ہے۔ تاہم اگر ان کو یہ لقب ناپسند ہے تو ہم ان کو ان کے ان کے اپنے پسندیدہ لقب (برہمو) سے یاد کر لیا کریں گے۔ اور ہندو برہموؤں سے تمیز کرنے کو "مسلم برہمو" لکھا کریں گے۔ اس نام پر تو وہ ناراض نہ ہونگے کیونکہ یہ لقب ان کا اپنا پسندیدہ ہے۔ (بلاغ مارچ ۱۹۲۹ء)

اصل جواب معترض سوال کی حد سے تجاوز کر گیا کیونکہ اس کا دلی جذبہ وحی خفی (حدیث نبوی) کی توہین کرنا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو اتنی بات تو وہ سمجھ سکتا تھا کہ اس سارے بیان میں وحی خفی (قول نبی) کے لئے کوئی ہی لفظ نہیں پھر میں اقوال الرجال کی بجائے قول نبی کو محل طعن کیوں بنا تا ہوں۔

سنئے! یہ جتنے اقوال ہیں سب فہم راوی ہیں جس کا ثبوت خود اسی عبارت میں ملتا ہے۔ مثلاً (۱) ہم لوگ آپس میں گفتگو کیا کرتے تھے۔ (۲) علامہ سیوطی فرماتے ہیں وغیرہ۔ کیا ان میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے کہ رسالتمآب علیہ السلام نے ایسا فرمایا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ سب ان لوگوں کے اپنے خیالات اور مقالات ہیں۔ بس "بلاغ" کے راقم مضمون کا یہ کہنا کہ

"مدیر اہلحدیث وغیرہم ارشاد فرمائیں کہ اس وحی خفی کا کیا مفہوم ہے"

اہلحدیث کا ارشاد یہ ہے ؎

تو آشنائے حقیقت نہ خطا اینجا است

جو لوگ فن حدیث کی مشکلات سے واقف نہ ہوں جنہوں نے اس فن کو باقاعدہ حاصل نہ کیا ہو وہ اگر اس پر اعتراض کریں تو ناظرین برا نہ منائیں۔ انکے اعتراضات اور "ستیارتھ پرکاش" کے قرآن مجید پر اعتراضات میں کوئی فرق نہیں۔ اگر فرق ہے تو اتنا ہے کہ اس کا مصنف غائب ہے اور یہ لوگ حاضر ہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے ؎

ترا دیدہ و پنڈت را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

قادیانی مشن

عبدالباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا

(بقلم منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری)

میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۳- ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے جو مولانا ثناءاللہ صاحب مدظلہ کے حق میں بہتانؔ لگایا ہے اس کا ثبوت اگر وہ دے سکے تو فیصلہ کرانے کے لئے میں لاہور پہنچ جاؤں گا۔ اسکی یاد دہانی اہلحدیث ۱۱- اکتوبر میں کرائی گئی۔ مگر آج تک وہ اس فیصلے کی طرف نہیں آیا۔ ہاں ۳- اکتوبر کے پیغام صلح لاہور میں ایک لمبا چوڑا مضمون اس نے لکھا ہے جس میں اس نے اپنے پیر و مرشد قادیانی مسیح کی سنت کا مظاہرہ کیا ہے۔ جس کا خلاصہ وہی ہے جو کہا گیا ہے

جواب یرلا باشد وحرہ لا

سوال صاف ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس کا ثبوت دو اور مسلم منصف سے فیصلہ کراؤ اس نے جواب دیا کہ مولانا نے فلاں آیت کی تفسیر غلط کی ہے فلاں مسئلہ غلط لکھا ہے، یہ کیا وہ کیا۔ آخر خدا خدا کر کے اصل مضمون پر آیا۔ مگر نہ آنے سے بدتر۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:-

"باقی رہا ان کا مطالبہ کہ انہوں نے کسی عدالت میں کاذب کو متقی نہیں ٹھہرایا۔ یا حسب تاویل ایک معنے میں متقی نہیں ٹھہرایا۔ تو اس کے متعلق وہ اپنے اخبار میں پہلے ایک حلفیہ بیان شائع کریں کہ نہ کوئی ایسا مقدمہ ہوا نہ متقی کے معنوں کے متعلق ان کا کوئی بیان تھا۔ اور نہ انہوں نے کاذب کو متقی ٹھہرایا۔ تو ہم اہلحدیث کے فائلوں کی ورق گردانی انشاءاللہ تعالےٰ کریں گے"

(پیغام صلح لاہور ۳- اکتوبر ۱۹۳۵ء ص۱)

معمار ناظرین ان حواریان مسیح کی دیانت اور علم ملاحظہ ہو کہ ایک بات کا دعوےٰ کرتے ہیں جس میں کسی ذات پر افترا ہو۔ جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو مظلوم سے حلف طلب کرتے ہیں یہ ہے ان کا مبلغ علم یہ ہے ان کی دیانت اور یہ ہے ان کا علم کلام۔

او عبدالباطل! کس دلیل سے تو حلف طلب کرتا ہے شرعی حکم سے یا انگریزی قانون سے۔ جس وجہ سے بھی

؎ اس بہتان کی عبارت یہ ہے:-

"مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنے فاسق، فاجر بتائے۔ ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں۔" (پیغام صلح لاہور ۲۷- اگست ۱۹۳۵ء)

(۹۸۵)

ahmadimuslim.de

مجھے اس کا ثبوت پیش کر۔ کس قدر شرم کی بات ہے ان حواریان قادیانی مسیح کے لئے کہ دعوے کرتے ہیں بہتان لگاتے ہیں، افترا کرتے ہیں۔ ثبوت پوچھنے پر مظلوم سے حلف مانگتے ہیں۔ او مفتری سن! ہم تمہارے سارے اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں اور بوقت ضرورت دیں گے۔ مگر پہلے تم اس لائق ہو جاؤ کہ کسی شریف آدمی کے مخاطب ہو سکو۔ جس کی صورت یہی ہے کہ تم نے جو کچھ مولانا کے حق میں لکھا ہے اس کا ثبوت دو۔ ورنہ سردست تم اس آئت کے ماتحت ہو جس میں ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ۔

نوٹ} یاد رکھو جب تک تم اصل افترا کا جواب نہ دیکر فیصلہ نہ کراؤ گے تمہاری ہر بات کو گریز اور قادیانی مکر سمجھ کر یہی کہوں گا ؎

اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

چیلنج بنام خلیفہ صاحب قادیانی

بخدمت جناب میاں بشیرالدین صاحب خلیفہ قادیانی

تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۳۵ء الفضل میری نظر سے گزرا۔ جس کے صفحہ کالم سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی۔ انکی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کریگا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا:

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے کہ وہ کونسی مقدس عبرانی کتابیں ہیں؟ ان کا کیا نام ہے اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں اور کون انکے مصنف تھے؟ کہاں اور کونسے صحیفہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرحوم مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔ (باقی پھر)

راقم مسیح ناصری کا ادنےٰ خادم:۔
ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری

مباہلہ مابین جماعت حنفیہ اور مرزائیہ

جماعت حنفیہ اور مرزائیہ کا مباہلہ ۲۸ ہجری ۳۴ء کو موضع کوٹلی افغاناں متصل مونگ میں ہوا جس کی شرائط کی تفصیل انہی دنوں اخبار زمیندار میں شائع ہو چکی ہے۔ میعاد عذاب ایک سال مقرر ہوئی تھی۔ انان پیشتر مونگ میں چند مناظرے ہوئے۔ جن میں وہ قابل ذکر اور شاندار مناظرہ بھی شامل ہے جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے مناظروں کو شکست فاش دی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت مسلمین کو بین کامیابی عطا فرمائی۔ دلائل و براہین سے تنگ آکر بالآخر جماعت مرزائیہ مباہلہ پر اتر آئی جسے ہماری طرف سے فراخدلی سے قبول کر لیا گیا۔ اگرچہ جماعت مرزائیہ کو اپنے نبی کے مباہلہ جات کے نتائج ہی عبرت کے لئے کافی تھے۔ مگر شومئے قسمت سے وہ آزمودہ را آزمودن کی غلطی کے یہاں بھی مرتکب ہوئی۔ قادر مطلق نے مباہلہ کے نتائج میں جو واقعات یہاں رونما کئے ان کے ہوتے ہوئے توقع تھی کہ یہ جماعت اگر بدبختی کی بدولت تائب نہ بھی ہوئی تو کم از کم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں کے باشندگان کے سامنے کبھی مرزائیت کا نام بھی ظاہر نہیں کریں گے۔ مگر مرزائی اور خاموش۔ حیرت ہوئی جبکہ یہ سننے میں آیا کہ الفضل اخبار میں جماعت مرزائیہ نے مباہلہ کی کامیابی کا تذکرہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عامۃ المسلمین کی آگاہی کے لئے واقعات ذیل شائع کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تاکہ اللہ تعالےٰ گمراہوں کو ہدایت دے اور مسلمین کو دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

دعائے مباہلہ کے بعد دوران سال میں فریق مرزائیہ یہ کہتا رہا کہ چونکہ قادیان کے دربار خلافت سے اس مباہلہ کی منظوری نہیں ہوئی لہٰذا یہ مباہلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ گویا یہ بھی ایک فریب کارانہ چال تھی کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہوا تو کہہ دیں گے۔ چونکہ خلیفہ صاحب نے منظوری نہ دی اس لئے اس کا اثر نہ ہوا۔ سال بھر دعاؤں پر زور رہا اور قصر خلافت میں بھی دعاؤں کی دھڑا دھڑ درخواستیں کی گئیں۔ خود جماعت مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین صاحب مرزائے قادیان کے مقبرہ پر زار وقطار رو رو کر التجائیں کرتا رہا۔ مگر اس کا نتیجہ جو حق نے ظاہر کیا حسب ذیل ہے:۔

دعائے مباہلہ میں ہر فریق کے لیڈر کے ہمراہ بیس بیس۲۰ آدمی شامل ہوئے دعا میں نتیجہ خیز عبارت یہ تھی کہ جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت اللہ علی الکٰذبین کے ماتحت ہم پر اور ہماری اولاد پر عبرتناک عذاب نازل ہو تاکہ دنیا میں حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔ فریق اہلسنت کے لیڈر مولوی اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد مونگ تھے۔ انکے بیس۲۰ ہمراہیوں میں سے صرف شرف دین آرائیں ساکن کوٹلی افغاناں فوت ہوا ہے سبحان اللہ مرحوم کا ایسا نیک خاتمہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے [illegible] ہوا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خدائی ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے اس کے علاوہ باقی افراد سال موعودہ میں بالکل سلامت رہے۔ اگر کسی اور کا نام مرزائیوں نے لکھا ہو تو محض افترا ہے۔ ہر شخص موقع پر آکر ہر وقت درست حالات دریافت کر سکتا ہے۔ بالمقابل فریق مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین کی لڑکی جس عبرتناک عذاب سے فوت ہوئی واللہ خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے۔

الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے الہامات کی (۹۸۶) تردید۔ مصنفہ مولانا ابوالوفا صاحب۔ قیمت ۹ (مجلد)

ahmadmuslim.de

ابھی چند سال کی ہی لڑکی تھی مگر تین دن تک اس پر موت کا ایسا دردناک عذاب رہا کہ ساری ساری زبان باہر نکالتی رہی۔ حکیم اور دیگر حال پرسندگان نے یہ دردناک حالت دیکھ دیکھ کر صاف کہہ دیا بلکہ مولوی صاحب کی بیوی صاحبہ نے تسلیم کیا کہ اب ہم پر عذاب نازل ہوگیا ہے۔ لڑکی کے مرنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ بیوی صاحبہ بھی عبرتناک عذاب میں مبتلا رہیں اور وہ آواز جو حالت عذاب میں نکالتی رہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بس خدا ہر مسلمان کو بچائے دیگر مشمولہ اشخاص میں سے امام الدین کشمیری مونگ کی لڑکی فوت ہوئی۔ خوشی محمد کی والدہ فضل الٰہی درزی ساکن کوٹھیرہ کی لڑکی، علم دین کشمیری ساکن کوٹلی کا دوہتا، اور جمعہ کشمیری ساکن مونگ کا لڑکا بھی فوت ہوئے۔ سالم ماچھی ساکن کوٹھیرہ جو عام دعا میں شامل تھا فوت ہوا۔ مگر اسی پر بس نہیں ہوئی سب سے اہم واقعہ جس نے جملہ مسلمین کو اُن پر عذاب نازل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ یہ ہوا کہ دو یتیم بہن بھائی فضلاں اور خوشی محمد موچی مونگ کے مرزائی جماعت کے احمدین و روشن قوم موچی کی پرورش میں اس طرح آئے کہ احمد دین نے خوشی محمد کی پرورش بھی کی اور اسے اپنا داماد بھی بنالیا۔ احمد دین کے بھتیجے روشن نے لڑکی کی پرورش کی۔ دوران سال مباہلہ کے آخری ایام کا وقوع ہے کہ اب چونکہ لڑکی نوجوان ہوچکی ہے اس لئے چچے اور بھتیجے دونوں کی نظریں پھٹنے لگیں اور چچا نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کو جو اس کا داماد بھی تھا نیز بیٹے کی جگہ [illegible] دیتا تھا۔ کیونکہ اس کے ہاں اور کوئی [illegible] نہ تھا۔ اسے اس بات پر آمادہ کرلیا [illegible] اس کی ہمشیرہ اسے نکاح کر دی جائے۔ [illegible] بھتیجے نے جس کی پرورش میں لڑکی تھی اس پر ڈورے ڈالنے شروع کئے کیونکہ اس کے ہاں پہلی بیوی سے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بالآخر ایک رات روشن جماعت مرزائیہ ساتھ لئے اپنے چچا احمدالدین کے پاس اپنے نکاح کی غرض سے پہنچا۔ مگر جب وہاں گفتگو سے راز کھلا تو سب نے

لڑکی کے بھائی خوشی محمد کی رضامندی کے مطابق بجائے روشن کے لڑکی کا نکاح احمد دین سے سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر شاہ نے پڑھا۔ اس میں لڑکی اس کا بھائی اور روشن بھی رضامند ہو گئے تھے جب مبارک بادی کی نوبت آئی تو سیکرٹری صاحب کی نکاح خوانی کی شرینی کا احمدالدین کی طرف سے وعدہ بھی ہوا۔ ادھر اس نے ایک یہ بھی غلطی کی کہ اپنے داماد کے احسان کا شکریہ تو ادا کیا مگر اپنے بھتیجے روشن کا شکریہ ادا نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا۔ چونکہ لڑکی اُس کے قبضہ میں بھی جھٹ اسے بہکایا گیا اور احمدالدین کے متعلق بوڑھا کہہ کر لڑکی کو بدظن کر کے اپنی طرف راغب کرلیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا ہوگیا۔ سیکرٹری جماعت نے لڑکی کو اپنے ہاں ٹھہرا لیا کہ تا فیصلہ ازدواج لڑکی اس کے ہاں امانت رہے گی۔ مگر سیکرٹری نے لڑکی اس کے بھائی خوشی محمد کو تو نہ دی اور روشن کو جو اس سے نکاح کا متمنی تھا اُسے دیدی۔ وہ اسے خفیہ گجرات لے گیا وہاں اس کے بیان دلالیا۔ بلاحصول طلاق از احمد دین لڑکی کا نکاح [illegible] حیدر شاہ کی اجازت سے سیکرٹری [illegible] مرزائی نے روشن کے ساتھ [illegible] سب مسلمان بلکہ دیگر مذاہب کے [illegible] کی اس ایمانی قوت پر انگشت بدندان رہ گئے۔ [illegible] مرزائی یہاں کی جماعت کا قدیمی سرگرم احمدی [illegible] ہے تبلیغی جلسے وغیرہ اُسی کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح روشن بھی مرزائیت میں پیش پیش تھا۔ اور ساتھ ہی سیکرٹری جماعت اور سیکرٹری تبلیغ کی احسن کارکردگی ملاحظہ فرمائیے کہ ادھر ایک کا نکاح سیکرٹری جماعت قریباً ساری جماعت کے سامنے پڑھتا ہے۔ پھر انہی کی رضامندی اور فتوے سے دوسرا سیکرٹری تبلیغ امام الدین جماعت کے افراد کی موجودگی میں بلاحصول طلاق نکاح پڑھ دیتا ہے۔ اسی جماعت میں افتراق پڑ گیا۔ اس کے متعلق جماعت مرزائیہ اس بدنما دھبہ سے کسی طرح نجات نہیں پا سکتی۔ خود احمد دین مرزائی اس کی

تصدیق ہر وقت کرنے کو تیار ہے۔ علاوہ بریں جس قدر وہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے ان کے زیادہ پول کھول کر واضح کئے جائیں گے۔

اب ناظرین پر واضح ہوگیا ہوگا کہ اس سے زیادہ اور کیا عبرتناک عذاب مرزائیوں پر نازل ہو جس سے یہ بھی راہ راست پر آجائیں۔ خدا جملہ مسلمانوں کو ان کے دجل وفریب سے بچائے۔ آمین۔

خاکسار علم الدین نائب مدرس مونگ ضلع گجرات پنجاب

حج بیت اللہ کا عزم رکھنے والوں کی خدمت میں

ضروری گذارش

[illegible] حاجی غلام اللہ صاحب [illegible] رکن اسلام ہے جو ہر [illegible] میرے [illegible] کو ایک دفعہ بجا لانا از بس [illegible] مسلم بالغ منکر حج سے خداوند کریم نے بیزاری کا [illegible] فرمایا ہے اور رسول اللہ صلعم نے بھی اس کے یہودی یا نصرانی مرنے کی اطلاع دی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اگر آپ کو مال اور طاقت دی ہے تو اس کا بہترین مصرف یہی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے اللہ اور اس کے رسول کا گھر دیکھ لیں [illegible] سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے کہ حج مبرور ادا کرتے ہی آپ کے تمام چھوٹے بڑے گناہ دُھل جائیں اور آپ نوزائیدہ معصوم بچے کی مانند گناہ سے پاک صاف ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مسجد الحرام اور مسجد رسول اللہ کی زیارت سے مشرف فرمایا ہے اُن کے دل کی حالت انہیں سے پوچھو۔ اس کی لذت کی کیفیت سے وہی آگاہ ہیں بقول شخصے ؎

لطف ایں بادہ نہ دانی بخدا تا نہ چشی

دل ہے کہ کعبۃ اللہ سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتا آنکھیں اس کے دیکھنے سے سیر نہیں ہوتیں جسم اس کے طواف سے نہیں تھکتا، دل میں سرور آنکھوں میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے کہ تادم مرگ نہیں بھولتا۔ سچ ہے ع

(۹۸۷)

نوٹ :- ۲۵ - اکتوبر کا پرچہ بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (مینیجر)

"شنیدہ کے بود مانند دیدہ"۔ عزیز بھائیو! یہ وہ مقام ہے جہاں سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس جبرئیل امین وحی لے کر آیا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں ایک نماز کا ثواب لاکھ نمازوں کے برابر اور ایک خیرات کا ثواب لاکھ خیرات کے مساوی ہے۔ یہ وہ مقدس زمین ہے جہاں ہر دعا قبول ہوجاتی ہے۔ ہاں ہاں یہ وہ پاک خطہ ہے جہاں قرآن پاک کا نزول ہوا ؎

جو مانگنا ہے مانگ لے اس کے در کریم سے
خالی نہ کوئی جائے گا ایسے رب رحیم سے

میرے بزرگو! دنیا میں وہ کونسا مسلمان ہے جس کو تمنائے زیارتِ دیارِ حبیب نہیں۔ وہ کونسا دل ہے جس میں اشتیاق دیدار مسجد الحرام نہیں وہ کونسی آنکھ ہے جو حرمین الشریفین کو دیکھنے کی آرزو مند نہیں بلکہ ہر مسلم کا وردِ زبان ہے ؎

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
جہاں دن رات یا مولا تری رحمت برستی ہے

خوشخبری! امسال حضرت سلطان المعظم ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ نے مصارف حج میں پچیس روپے فیصدی کی رعائت کر دی ہے اس واسطے متوسط طبقہ کے لوگوں کے واسطے اس سال سنہری موقعہ ہے ابھی سے تیاری کی نیت کر لیں اور ضروری سامان کا انتظام مہیا کریں۔

ضروری مشورہ پچھلے سال ۱۹۳۵ء میں ہوشیارپور شہر سے پندرہ اصحاب کا قافلہ حج کے لئے خاکسار کی قیادت میں گیا تھا۔ اول سے آخر تک تمام سفر حج نہایت امن وامان اور خوش اسلوبی سے طے پایا۔ قافلے کی صورت میں سفر کرنا ازحد مفید ثابت ہوا۔ چنانچہ پہلا فائدہ یہ ہوا کہ انتظام خوراک واسباب کی نقل وحرکت میں مشترکہ خرچ ہونے سے کافی کفائت رہی۔ دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ معلموں کی چالاکیوں اور ان کے جال میں پھنسکر کوئی ناجائز نقصان نہیں اٹھانا پڑا۔ تیسرا فائدہ مشترکہ مکان کرایہ پر لینے میں کافی بچت رہی۔ چوتھا فائدہ یہ ہوا کہ ہر کوئی ایک دوسرے کے رنج وراحت اور دکھ سکھ میں شریک رہا جسکے باعث تمام سفر پُرلطف رہا۔ لہذا ہر جگہ کے اصحاب کی خدمت میں التماس ہے کہ بجائے منفرد جانے کے قافلے کی صورت میں تشریف لے جائیں۔ ہوشیارپور سے بھی بدستور سابق شوال کے پہلے ہفتہ میں حجاج کا قافلہ انشاء اللہ روانہ ہوگا۔ جس کی تاریخ روانگی سے پیشتر شائع کی جاویگی۔ جو صاحب اس قافلہ کی معیت میں اس مبارک سفر کا ارادہ رکھتے ہوں وہ خاکسار سے خط وکتابت کریں۔

ضروری اطلاع مجھے جہاں تک تجربہ ہے معلم لوگ حجاج کو بہت تنگ کرتے ہیں۔ ہر شخص معلموں کی طرف سے نالاں اور شاکی پایا گیا۔ لہذا میں اپنے تین مرتبہ کے تجربے کی بناپر آپ لوگوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ راستہ میں کسی ایجنٹ معلم کی نرم کلامی اور ان کے پرفریب وعدوں میں نہ آئیں بلکہ براہ راست جدہ اترتے ہی شیخ المطوفین عبدالرحمٰن صاحب مظہر کا نام بتادیں آپ کو ہر طرح سے امن وسلامتی نصیب ہوگی۔ کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

نوٹ:۔ ۱۹۳۵ء کے "سفر حجاز کے حالات" پنجابی نظم میں اگر ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے ۱؍ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔ خاکسار غلام رسول ناظم انجمن اہلحدیث نیا بازار ہوشیارپور۔

اہلحدیث جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ دفتر اہلحدیث سے "رہنماء حجاج" مفت منگالیں۔ محصول کے لئے جوابی کارڈ بھیج دیں۔

جماعت آرہ کی تنظیم

برائے کرم مضمون ذیل اپنے موقر اخبار میں شائع فرماکر شکریہ کا موقع دیں۔ آرہ شہر، ویگنج، میراچک، چوک مسجد، بھلوہی پور، نوادہ اسٹیشن اور مواضعات چاندی، بردل گنج، دولت پور، لچھمن پور، گونڑی، سربان، سنہا، لچھن پور، جمال پور، مادھو، کاری ساتھ، دیوریاں وغیرہ کی جماعت موحدین کے اکابر اور دیندار بھائیوں نے اپنا سردار جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدظلہ کو منتخب کیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک ارادوں میں کامیابی اور دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(حاجی) محمد اسحٰق (مہتمم دار العلوم انوار احمدیہ آرہ)
(حاجی) قادر بخش (رئیس میراچک آرہ)
(حاجی) عبدالرؤف مالک آر۔ جی کمپنی آرہ۔
(مولانا) عبدالمجید رئیس دولت پورہ آرہ۔
(بابو) جلال الدین احمد۔ رسول ایجنٹ کراسن آئل آرہ

تیر بہدف شکراً للہ

بتان سنگدل کا دل بھی پانی ہو ہی جاتا ہے
ہم اپنے آہ سوزاں سے کبھی جب کام لیتے ہیں
اثر رکھتے ہیں اتنا اے بتو ہم نالۂ شب میں
ملائک بھی جسے سن کر کلیجے تھام لیتے ہیں

جریدہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں مضمون "جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب" بنظر تعمق وتدبر مطالعہ کرکے خداوند کریم کا تہ دل سے شکر ادا کیا کہ اُس رب العزت جل شانہ نے اپنے اس حقیر وگنہگار بندے کے "تیر آہ" کو سینۂ نخچیر پر ایسا تاک کے بٹھایا لاکہ یارائے فرار وگریز نہ رہا۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔

ساتھ ہی صاحبین حضرت سیالکوٹی وامرتسری مدظلہما کے لبیک گوئی واقدام عمل کا حضور قلب سے مشکور اور صمیم قلب سے دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم ان مخدومان قوم اور ہم خادمان ملت کو نیک نیتی اور توفیق اخلاص عمل بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

بعدہٗ حضرت علامہ[1] سیالکوٹی مدظلہ کی خدمت خاص میں دست بستہ التماس ہے کہ بندہ کو اور حکیم عبدالحنان صاحب کو (خاص معاملہ معہودہ میں) متفق ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم دونوں کے قضیے کے مابین مانعۃ الجمع نہیں ہیں بلکہ دراصل عدم اتفاق ہی

[1] علامہ بلکہ علامے لاہور میں ہیں اور مفتے دہلی میں۔ (اہلحدیث)

حیات احمدی۔ امیر المومنین حضرت سید احمد بریلوی کی سوانح (۹۹۰) ... (دفتر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

کی ضرورت ہے تاکہ ہماری اور حکیم صاحب کی خواہش یوں پوری ہوتی رہے کہ بطور تضیہ مانعۃ الخلو آپ کے دست تدبیر میں دار دوئے خالص بھی ہو اور زبان موثر بیان پر دعائے خیر بھی اور انشاء اللہ العزیز ہوگا بھی یہی کہ ہم بیمار و حکیم متفق ہوکر آپ لوگوں کو دونوں کام کی سرپرستی سپرد کردیں گے اور خود بھی کفش برداری کو حاضر رہیں گے۔ میں خود اپنے متعلق نہائت سچے دل سے یہ اطمینان دلاتا ہوں کہ میں بفضلہ تعالےٰ اپنی حتی المقدور اس کار خیر کے لئے فی الحال بھی ہمہ تن تیار ہوں اور انشاء اللہ آیندہ بھی۔ وَاِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ ؎

تنگدستی اگر نہ ہو غالب
تندرستی ہزار نعمت ہے

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

خداوند کریم آپ کی اخیری دعا ہم نوجوانوں کے حق میں قبول فرماکر اپنے ہونہار کارکن نوجوانوں کو توفیق عمل دے تاکہ ان کی طرف کی بدظنی سے آپ کا دل پاک و صاف ہوجاوے۔ "خدایا ہمچنیں باد"۔

دیگر آنکہ میرے خیال سے جمعیۃ کے نام میں اتنی لفظی و نیز معنوی و منوی ترمیم بہتر بلکہ افضل ترین ہوگی کہ بجائے "پنجاب" کے "ہند" کردیا جائے۔ "دانشمنداں را اشارہ کافی ست"۔

؎ اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین۔

احقر العباد ابوالوحید محمد عبداللہ عقیل منوی
اعظم گڈھی از چھپوا ضلع بالاسور (اڑیسہ)

اہلحدیث سارے ہند کے لئے اہل حدیث کانفرنس ہے۔ جمعیتہ سردست پنجاب میں کام شروع کرے گی۔ پھر ماشاء اللہ فکان۔

ہر بہی خواہ اہلحدیث کا فرض ہے کہ اہلحدیث کی توسیع اشاعت میں کوشش کرے۔ (منیجر)

مسدس عرس

(از جناب سید امیر جیلانی شاہ امیر قادری)

یہ اسلام مذہب جہاں سے نرالا ہوا دونو عالم میں جس سے اُجالا
نسیموں نے توحید کی جس کو پالا اِسے فرقہ بندی نے اب پھونک ڈالا
ہے ایک اور فرقہ بھی موجود اس میں
ہیں اصنام سال بھر معبود جس میں

کہیں پیر کے آنے جانے پہ جھگڑا کہیں اس کا بستر بچھانے پہ جھگڑا
کہیں اُس کو کھانا کھلانے پہ جھگڑا کہیں نذر دینے دلانے پہ جھگڑا
ہیں مشرک پہ دیندار ہے نام ان کا
پرستش ہی پیروں کی ہے کام ان کا

وہ قرآن کو کہتے ہیں خط ہے خدا کا ہے کیا حرج پڑھ کر اگر پھینک ڈالا
ہے سینوں سے ایماں کا نکلا دیوالا ہے احکامِ دیں کو پسِ پشت ڈالا
برستی ہے چہروں پہ لعنت خدا کی
کفر کی گھٹائیں ہیں چھائی بلا کی

صدا رنگ و شرب میں یہ دندنائیں پری رو حسینوں کی لے لیں بلائیں
ہیں سارنگی طبلہ کی آتی صدائیں کہیں شور شوق سے اپنی مچائیں
نہ ان میں نہ عورت میں شرم و حیا ہے
نہ پیروں کی تعلیم کا کچھ ملا ہے

عجیب سی رکھیں ایک ٹوپی یہ سر پہ کہیں ہے یہ تاجِ سکندر سے بڑھ کر
مسائل جو دو چار ہیں اِن کو ازبر ہے دو وقت بس اِکی گذران اُن پہ
اُنہیں سے ہیں جُہلا کو مرعوب کرتے
نہ مرعوب بلکہ ہیں مرغوب کرتے

ہے مانگے کوئی پیر سے بیٹا بیٹی ملے حور سی ہے تمنا کسی کی
ہے تعویذ گنڈے کی بازار گرمی نہ اسلام ان میں نہ ایمان باقی
ہے بھنگڑ سے پیروں کو راہبر بنایا
یقیں اپنا اللہ سے سب نے ہٹایا

کئی پیر ایسے بھی ہیں فی زمانا نہیں جن کے تقویٰ کا ہے کچھ ٹھکانا
مگر در پہ رہتا ہے گانا بجانا وہ رقصِ طوائف پہ مستی میں آنا
نہ پاسِ شریعت نہ ملت کا غم ہے
یہ حال آج کل آلِ شاہِ امم ہے

کسی کے کسی دن اگر ہو ضیافت تو آجاتی ہے اُس بچارے پہ آفت
بپا گھر میں ہوتا ہے شورِ قیامت بہت خوب ہوتی ہے اُس کی حجامت

نوٹ:۔ ۲۵۔ اکتوبر کا اخبار بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا۔ (منیجر)

تقابل ثلاثہ۔ توراۃ، انجیل اور قرآن کا مقابلہ اور قرآن کی فضیلت ثابت۔ (۹۸۹)

لنگوٹی میں یوں پھاگ وہ کھیلتا ہے
ہراک اُس کے حلوے پہ ڈنڈ پیلتا ہے

ہے دستور اِن کا جہاں سے نرالا کہیں بھنگ کو معرفت کا پیالا
شراب اِن کے ایمان کا ہے جزوِ اعلیٰ مسلماں کو جس سے نہیں پڑتا پالا
بظاہر تو پکے مسلماں ہیں یہہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہہ

ہوا ایک گنڈے پہ ختم ان کا دیں ہے یہ گیرڈا رنگ اِنکے دیں کا امیں ہے
مساجد سے نامحرم اِن کی جبیں ہے تعلق رسول اور خدا سے نہیں ہے
مجاور کہیں خانقاہوں میں ہیں یہہ
بباطن لعین اور شیطان ہیں یہہ

گلے میں کبھی وہ حمائل سجائیں کبھی چوٹیاں اپنے سر پر رکھائیں
کبھی نے میں آکر یہ چمٹے بجائیں کبھی صُور میں منہ سے پھونکیں لگائیں
کبھی بوٹیاں گھوٹ کر ہیں یہ پیتے
ہیں سلفہ کے دم سے جہاں میں یہ جیتے

حدیثیں گلابے کی گھر سے بنائیں "ہے فرمان علیؓ کا" ہمیں یہ بتائیں
فقیری کا اک جزو اس کو بنائیں اسی کے ذریعہ سے روزی کمائیں
مقید گلابے میں سمجھیں فقیری
نصیب ان کو کب ہوگی روشن ضمیری

کسی نے گدائی کا کاسہ اٹھایا کسی نے ہے حیدرؓ کا نعرہ لگایا
کسی نے گرز سینہ پر ہے جمایا دکاندار کو دھمکیوں سے ڈرایا
ہیں خلقت کو نعروں سے یوں تھرتھراتے
فقیر اپنی روزی یونہی ہیں کماتے

شہیدوں کے ناموں کا مانگیں یہ کپڑا کسی کی ہے ضد کھا ڈنگا ئیں تو حلوا
کہے کوئی پیسہ میں لے کے ٹلوں گا کوئی راہگیروں کو پنکھا ہے جھلتا
بھلے اور بُرے کی ہیں ضد پر یہ اڑتے
غضب ہے نہیں یہ کسی سے بھی ڈرتے

خزانے کے بھیدوں کا کوئی پتہ دے کوئی لوہے تانبے کو سونا بناوے
ہے جاکر کوئی جوت بن میں جگاوے کرشمے کوئی انجمن میں دکھاوے
مچاتے یہ اُودھم کرامات سے ہیں
کماتے یہ روزی خرافات سے ہیں

کوئی ہاتھ دیکھے سے قسمت بتاوے زمیں آسماں کے قلابے ملاوے
یونہی دام میں جاہلوں کو پھنساوے کسی کو اتارے کسی کو چڑھاوے
بھلا خاک جانے وہ علم رمل کو
نہ پہچانتا ہو جو اپنے بھی دل کو

فقیری کو یہ لوگ آسان سمجھے
خمار اس کو گندم کا نادان سمجھے
یہ بندوں کی پوجا کو ایمان سمجھے
سرود و طرب کو ہی عرفان سمجھے
بھلا راہزن جس کا راہبر بنا ہو
تو بیڑا نہ کیوں غرق اس دین کا ہو

چند گذارشات

بحضرت محترم العلامۃ الفاضل جناب مولانا صاحب۔
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مزاج شریف۔

(۱) جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کے انعقاد کی خبر پڑھ کر بے حد مسرت ہوئی چونکہ اس جمعیۃ کا سنگ بنیاد ان محترم ہستیوں کے ہاتھوں رکھا جا رہا ہے جو آسمان توحید و سنت پر مہروماہ کی مثال درخشاں و تاباں ہیں اس لئے اس جمعیۃ کی کامیابی یقینی ہے بالخصوص حضرت فاضل سیالکوٹی کا اس کار خیر کی طرف اقدام باعث فلاح ہے امید ہے کہ آیندہ نسلیں اس کو بزرگوں کی یادگار تصور کرتی ہوئی اس کی قدر کریں گی۔ میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اپنی حقیر ذات کو اس مقدس مجلس کی ممکن خدمات کے لئے پیش کردوں اگرچہ اس لائق نہیں ہوں مگر ان تشبہ بالکرام فلاح۔

(۲) شعبان آیندہ میں مدرسہ دارالعلوم شکراوہ اور انجمن اہلحدیث میوات کا سالانہ جلسہ ہے میوات کے ہزار دہ مسلمان ایسے ہیں جو اس تقریب پر حضور کے دیدار پرانوار کے منتظر ہیں اور ہزاروں ایسے ہیں جو حضور کے کلمات طیبات کو سننے کے لئے بیتاب ہیں کیا میں امید کروں کہ ان ہزاروں مسلمانوں کی یہ دلی آرزو ئیں اللہ تعالیٰ پوری فرمائیگا۔ آمین۔ آمین۔ آمین۔

اے مولا! ہمارے سردار کے دل میں القاء فرمادے کہ وہ پھر دوبارہ میوات کے پندرہ ہزار مسلمانوں کو تیرا پیغام سنادیں۔ آمین۔ اے مولا ہمارے سردار کی عمر میں برکت کر اور آپ کو تندرستی عطا فرما اور آپکی ازواج و اولاد کو دارین کی خوبیاں عطا فرما۔ آمین۔ خاکسار ابو محمد عبدالجبار

ahmadimuslim.de

اکمل البیان فی تائید تقویۃ الایمان

(۱۳۲)

(بسلسلہ اشاعت گذشتہ)

مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ

تفسیر فتح العزیز ج ا صفحہ ۱۹ میں فرماتے ہیں:-

"دوم منافقان جن کہ خود را در زمرۂ اہل اسلام داخل کردہ حیل و تلبیس شروع کردند وخود را نزد آدمیان بنام یکے از بزرگان پاک مسمی کردہ پیران مے گویانند مثل شیخ سدو و زین خان وصردو و بالی وغیرہ در پردہ ادعائے ولایت وغیب دانی و مشکل کشائی دعوے الوہیت و خدائی مے کنند واز لوازم شرک و بت پرستی چیزے را فرو نمے گزارند کہ از معتقدان خود نمے خواہند سوم فرقہ فاسقان جن کہ مانند قطاع الطریق آدمیان را انواع اذیت میرسانند واز ایشان نذور وہدایا و شیرینی و آب و شراب وامثال ذلک برائے خود مے گیرند"

یعنی دوسرا فرقہ منافق جنوں کا جو ظاہر میں اپنے آپ کو ایمان داروں میں داخل کرتے ہیں اور پوشیدہ مکروفریب شروع کرتے ہیں اور اپنے آپ کو کسی بزرگ کے نام سے مشہور کر کے آدمیوں میں پیر کہلوانے لگتے ہیں مثل شیخ سدو اور زین خان وصردو اور بالی میاں وغیرہ درپردہ دعوے ولایت اور غیب دانی و مشکل کشائی الوہیت اور خدائی کا دعوے کرتے ہیں لوازم شرک اور بت پرستی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے جو اپنے معتقدوں سے نہ کروالیں۔ تیسرا فرقہ فاسق جنوں کا مانند ڈکیت آدمیوں کو طرح طرح کی ایذا و تکالیف پہنچاتے ہیں اور ان سے نذریں اور ہدیہ اور مٹھائی اور پانی اور شربت وغیرہ چیزیں اپنے لئے لیتے ہیں"

ایضاً صفحہ ۱۹۵ میں خود جناب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا گیا:-

"کادوا یکونون علیہ لبدا۔ پ ۲۹۔ جن یعنی قریب است کہ آدمیان وجنیان برآں بندہ ہجوم آوردہ مانند نمد تو برتو شوند یکے ازاں بندہ طلب فرزند مے کند و دیگر طلب روزی و دیگرے طلب خدمات دنیا و دیگرے کشف کونی وعلیٰ ہذا القیاس بسبب ایں ہجوم آوردن ہمہ اوقات اورا منغص ومشوش میکنند وہم خود در ورطہ شرک وکفر گرفتار مے شوند ومے فہمند کہ چوں نور الٰہی بخانہ درونے ایں بندہ بسبب کمال ذکر وعبادت نزول فرمود گویا ایں بندہ شریک کارخانہ خدائی شد و اورا وجاہتے وقدرتے نزد حق تعالیٰ پیدا شد کہ ہرچہ ایں بگوید حق تعالیٰ بعمل آرد چنانچہ در دنیا مہمان را خاطرداری میزبان ہمیں مرتبہ مے باشد لہذا اہل دنیا متجسس مے باشند کہ امیر وحاکم وفوجدار درخانہ ہر کہ مے آیند از وے حل مشکلات وحاجات روائے مے جویند ہمیں خیال فاسد کہ درحق بندگان خدا باخدا ہم مے رسانند در ورطہ پیر پرستی وگور پرستی مے افتند و دریں حادثہ جنیان وآدمیان ہر دو شریک اند و ترا منصب رسالت تلقین است اگر ازیں امر در حق خود خوف کنی پس بایں ہر دو فرقہ واشگاف۔ قل انما ادعوا ربی یعنی بگو سوائے ایں نیست کہ من مے خوانم پروردگار خود را تا ظلمت کدہ دل مرا بنور تجلی خود مشرف سازد۔ ولا اشرک بہ احدا۔ یعنی وہرگز شریک نمے کنم با او ہیچکس را وچوں من با او ہیچ کس را شریک نکردم و بخواندن پروردگار خود مشغول شدم پس از دیگران کے روا خواہم داشت کہ مرا بخوانند یا مرا باؤ شریک مقرر کنند و اگر ایں ہر دو فرقہ از تو توقع نفعے ویا ضررے داشتہ ترا بخوانند وشریک مقرر کنند پس صاف قل انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا۔ یعنی بگو تحقیق من ہرگز مالک نیستم برائے شما ضررے ونہ تدبیر مطلب را چنانچہ بعض از من وکلا وسفرائے جنیان و ارواح ضالہ بنی آدم اہل دنیا را بطمع منفعتے و خوف مضرتہائے مے فریبند وخود را نزد آنہا مالک نفع وضرر نمودے کردند کہ حالا ایں دفتر گادخورد واگر حادثہ ومصیبتے بتو پناہ آرند وبخواہند کہ از غضب خدا در دامن تو پناہ گیرند پوست برکندہ۔ قل انی لن یجیرنی من اللہ احدا۔ یعنی بگو تحقیق من خود دریں حالت ام کہ ہرگز پناہ نمے توانند داد مرا از غضب خدا ہیچ کس۔ ولن اجد من دونہ ملتحدا۔ یعنی وہرگز نخواہم یافت در وجدان خود در ہیچ وقت سوائے خدا ہیچ جائے رجوع و میلان تا بسوئے آں رجوع والتجا کنم۔"

یعنی قریب ہے کہ آدمی اور جن اس بندہ پر ہجوم کر کے نمدے کی طرح تہ پر تہہ جم جاویں کوئی اس بندہ سے لڑکا مانگتا ہے اور کوئی روزی مانگتا ہے اور کوئی دوسری دنیا کی طلب مانگتا ہے اور کوئی کشف کونی طلب کرتا ہے وعلیٰ ہذا القیاس۔ بسبب اس ہجوم کے تمام اوقات میں اس بندہ کے خلل ڈالتے اور اس کی خاطر پریشان کرتے ہیں اور آپ خود بھی شرک وکفر میں گرفتار ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ نور الٰہی نے اس بندہ کے اندرون قلب میں بسبب کمال ذکر وعبادت کے نزول فرمایا ہے گویا یہ بندہ شریک کارخانہ خدائے تعالیٰ کا ہو گیا اور اس بندہ کی وجاہت وقدرت ومنزلت درگاہ حق تعالیٰ میں پیدا ہے کہ جو یہ کہے حق تعالیٰ عمل میں لادے جس طرح دنیا میں مہمان کو خاطرداری میزبان اسی مرتبہ کی ہوتی ہے اس لئے اہل دنیا تلاش میں رہتے ہیں کہ بادشاہ امیر وحاکم وفوجدار جس کے گھر میں آتے ہیں اس سے حل مشکلات اور

معارف حق۔ تقلید کی تردید میں ایک بے نظیر کتاب۔ مصنف سید عبد الرحمن صاحب دہلوی (۹۹۱) ... (دفتر اہلحدیث)

حاجت روائی چاہتے ہیں اور یہی خیال فاسد حق میں بندگان خدا کے حق تعالیٰ کی جناب میں کر کے پیر پرستی اور گور پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس امر میں جنات اور آدمی دونوں شریک ہیں اور تم کو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم منصب رسالت تلقین ہے اگر اس امر کا اپنے حق میں خوف کرتے ہو پس ان دونوں فرقوں کو صاف صاف جتا دو یعنی کہہ دو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں تو پکارتا ہوں اپنے پروردگار کو تا کہ مجھ کو دل کی تاریکیوں سے اپنے نور تجلی سے مشرف فرماوے یعنی اور ہرگز شریک نہیں کرتا میں اس کے ساتھ کسی کو اور جو میں نے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور اپنے پروردگار کے پکارنے میں مشغول ہوا میں تو دوسروں سے کس طرح میں روا رکھوں گا کہ مجھ کو پکاریں یا مجھ کو اس کے ساتھ شریک مقرر کریں اور یہ دونوں فرقے مجھ کو شریک ٹھہرا کے کچھ اپنے نفع یا نقصان کی مجھ سے امید رکھ کر مجھے پکاریں تو صاف یعنی کہہ دو اور تحقیق میں ہرگز مالک نہیں ہوں تمہارے نقصان کا اور نہ مطلب رسی کی تدبیر کا جس طرح وکیل اور سفیر جنات اور گمراہ لوگوں کی روحیں اہل دنیا کو نفع کے لالچ اور نقصان کے خوف سے اپنا گرویدہ کرتے تھے اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے نزدیک مالک نفع و ضرر ظاہر کرتے تھے کہ اب یہ دفتر گاؤ خورد ہوا اور اگر کسی حادثہ اور کسی مصیبت سے تیری طرف پناہ لاویں اور چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے غضب سے تیرے دامن میں پناہ پکڑیں تو بے لاگ کھلی بات۔ یعنی کہہ دو اور تحقیق میں خود ہی اس حال میں ہوں کہ ہرگز پناہ نہ دے سکیگا مجھ کو کوئی شخص خدائے تعالیٰ کے غضب سے۔ یعنی اور ہرگز نہ پاؤں گا میں اپنے لئے کسی وقت خدائے تعالیٰ کے سوائے کوئی جگہ رجوع لانے اور مائل ہو جانے کی تاکہ اس کی طرف رجوع اور التجا کروں میں۔"

ایضاً صفحہ ۱۹۶ میں فرماتے ہیں:۔

"ہزاران پیر و پری را کارساز خود ساختہ بودند یعنی ہزاروں پیر اور پریوں کو اپنا کارساز ٹھہرا رکھا تھا۔"

اس لئے جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ دربارہ فرق نذر غیر اللہ اور ایصال ثواب کے صراحۃً فتاوے عزیزی ج ا صفحہ ۹۶ میں فرماتے ہیں:۔

سوال اگر کسے جاندار را منت بکسے سازد آں جانور حرام گردد یا نہ طعام منت بزرگان و طعامیکہ برائے اولیائے مردگان پختہ مے فرستند خوردن آں جائز است یا نہ؟

جواب۔ جانور دریں صورت حرام مے شود و دیگر اشیائے بے جان کہ بطور منت باشد خوردن آں قریب بحرام است بشرطیکہ نیت نذر غیر اللہ باشد مانند کلکلچے شیخ سدو و سرمنی بو علی قلندر و غیرہ و نان حلوائے مردگان بطور خیرات برسانیدن ثواب پختہ میکنند وآں را مانند دیگر طعام تبرک نمے دانند اگر محتاجاں را دہند و احسان بر ایشاں ننہند و درمیان برادری آں را بطور بھاجی بخرہ تقسیم نکنند امید ثواب دارد و فقط طعام فرستادن بخانہ اہل میت تا سہ روز مباح است۔ انتہی۔

یعنی اگر کوئی شخص کوئی جانور کسی کی منت مانے تو وہ جانور حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اور بزرگوں کی منت کا کھانا اور جو کھانا اولیائے متوفی کی نیت سے پکا کر بھیجتے ہیں وہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ جواب۔ جانور اس صورت میں حرام ہو جاتا ہے اور دوسری بے جان چیزیں جو بطور منت کے ہوں وہ بھی کھانا قریب حرام کے ہیں بشرطیکہ نذر غیر اللہ کی نیت ہو جیسے کہ کلکلچے شیخ سدو کے اور سرمنی بو علی قلندر وغیرہ کی اور نان حلوا بطور خیرات کے مردوں کی طرف سے ثواب رسانی کو پکاتے ہیں اور دوسرے کھانوں کی مانند اس کو تبرک نہیں جانتے اگر محتاجوں کو دیکر ان پر احسان نہ رکھیں اور برادری میں بطور بھاجی بخرہ کے تقسیم نہ کریں تو اس میں امید ثواب ہے اور اہل میت کو تین روز تک کھانا بھیجنا مباح ہے انتہی۔"

علیٰ ہذا مولوی نعیم الدین کے اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان صاحب کے والد مولوی محمد نقی علیخان صاحب سرور القلوب مطبوعہ نولکشور ۱۲۸۸ھ صفحہ ۱۱۶ میں فرماتے ہیں "لاکھ علماء قرآن و حدیث سے سمجھا دیں کہ خدا و رسول کا حکم کسی کی خوشی کے لئے ٹالنا نہ چاہئے مگر جب گھر کی بی بی نے شیخ سدو کا بکرا یا مدار صاحب کا مرغا مان لیا تو میاں کو کرنا ضرور ہے ایمان رہے یا نہ رہے۔"

اور خود مولوی احمد رضا خان صاحب بھی احکام شریعت حصہ اول ابو العلی پریس آگرہ کے صفحہ ۱۳ میں لکھتے ہیں:۔

مسئلہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فلاں درخت پر شہید مرد ہیں اور فلانے طاق میں شہید مرد رہتے ہیں اور اس درخت اور طاق کے پاس جا کر ہر جمعرات کو فاتحہ شیرینی اور چاول وغیرہ پر دلاتے ہیں ہار لٹکاتے ہیں لوبان سلگاتے ہیں مرادیں مانگتے ہیں اور ایسا دستور شہر میں بہت جگہ واقع ہے کیا شہید مردان درختوں اور طاقوں میں رہتے ہیں اور یہ اشخاص حق پر ہیں یا باطل پر جواب عام فہم مع دستخط کے تحریر فرمائیے۔ بینوا بالکتاب توجروا بالثواب۔ الجواب۔ یہ سب واہیات و خرافات اور جاہلانہ حماقات و بطالات ہیں ان کا ازالہ لازم ما انزل اللہ بہا من سلطن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔"

نیز مولوی صاحب بریلوی کے ملفوظات حصہ سوم حسینی پریس بریلی ۱۳۳۸ھ صفحہ ۲۶ میں مرقوم ہے۔ عرض امام ضامن کا جو پیسہ باندھا جاتا ہے اسکی کوئی اصل ہے؟ ارشاد۔ کچھ نہیں۔ فقط۔ (باقی)

اثبات التوحید۔ اہل بدعت کی ایک کتاب کا (۹۹۲) جواب دندان شکن۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س ۲۲۳} ایک شخص گذشتہ رمضان شریف میں سخت بیمار تھا۔ علالت کا سلسلہ پورے رمضان بھر باقی رہا۔ عمر تقریباً ۶۰ سال کی ہے۔ بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکا۔ اب اس کی حالت اچھی ہے۔ لیکن حکیموں اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر شخص مذکور فوت شدہ روزہ رکھیگا تو اس کی صحت پھر خراب ہو جاوے گی۔ اور بہت ممکن ہے کہ بیماری پھر عود کر آوے۔ ایسی حالت میں اسے کیا کرنا چاہئے؟
(ملک محمد عثمان ضلع گونڈہ)

ج ۲۲۳} ایک روزے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔ فدیۃ طعام مسکین

س ۲۲۴} چونکہ شخص مذکور اتنا سخت بیمار اور کمزور تھا کہ دوران بیماری میں نماز فرض ادا نہ کر سکا۔ کیا اب جبکہ وہ شخص اچھا ہے فوت شدہ نماز ادا کرے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲۴} ہر نماز کے ساتھ فائتہ نماز پڑھ لیا کرے۔ (الحدیث الحندق)
(۲ر داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۵} ایک شخص تلاوت قرآن کر رہا تھا۔ دو لڑکے آئے اور اس کے چند پیسے اٹھالے اور چھیڑنا شروع کیا۔ شخص مذکور نے اپنے ٹنڈے ہاتھوں سے قرآن شریف دونوں لڑکوں پر پھینک دیا۔ لڑکوں نے قرآن شریف نیچے نہیں گرنے دیا رات کو شخص مذکور نے توبہ کی۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ اس کی توبہ قبول نہیں۔ اس کو مسجد کی خدمت سے ہٹا دینا چاہئے۔ شخص مذکور بہت پرانا مسجد کا خادم ہے نو سال کی عمر میں آیا تھا۔ اب اس کی عمر پینسٹھ سال کی ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے یا نہیں؟
(غلام حسین از سیالکوٹ)

ج ۲۲۵} قرآن مجید کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا سخت گناہ ہے۔ مگر ایک تو اشتعال طبع میں ایسا کیا دوم اس نے توبہ بھی کی ہے لہذا قابل معافی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الامن تاب۔ حدیث شریف میں ہے۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب له۔ (اہلحدیث)

س ۲۲۶} زید مذہباً اہل حدیث ہے اور صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے اس کی بیوی ہندہ بے دین اور شرعی احکام سے ناآشنا ہے۔ اس اختلاف کے باعث ان میں جھگڑا رہنے لگا۔ آخر ہندہ نے زید پر ایک غیر مسلم عورت کے ساتھ زنا کی تہمت لگادی۔ جس پر ناراض ہو کر زید نے ہندہ کو مارا اور طلاق بھی دیدی۔ لیکن لوگوں کے سمجھانے سے اسی دن شام کے وقت رجوع کر لیا کچھ عرصے کے بعد پھر تنازع ہو گیا اور زید نے ہندہ کو مارا لیکن طلاق کے متعلق زید اور ہندہ کو یاد نہیں بلکہ ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم بھی انکار کرتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان شہادت دیتا ہے۔ تیسری دفعہ پھر دس ماہ بعد جھگڑا ہوا اور مار پیٹ اور طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ اب بحالات موجودہ فریقین رجوع کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب اہلحدیث میں دیا جائے۔ (شہادت علی۔ ضلع بستی۔ خریدار اہلحدیث نمبر ۹۸۸۳)

ج ۲۲۶} شخص مذکور کی عادت کا خیال کیا جائے تو یاد کرنا پڑتا ہے کہ دوسری دفعہ بھی طلاق دی ہوگی۔ لیکن شہادت کافی نہیں نہ وہ خود قائل ہے۔ اس لئے اس دفعہ عدت گزار کر برضی فریقین نکاح جدید کر لیں تاکہ آئندہ کے لئے جدید حق حاصل ہو جائے۔ (۲ پائی داخل غریب فنڈ)

س ۲۲۷} آیت انما الصدقات للفقراء میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے جس کو مفسرین (جہاد) کہتے ہیں۔ کتب فقہ حنفیہ میں ہے کہ زکوٰۃ کا مال مسجد میں نہیں خرچ کرنا چاہئے تو کیا مسجد فی سبیل اللہ میں داخل نہیں ہے۔ اگر داخل نہیں تو کوئی دلیل قطعی یا نص صریح اس کے بارے میں ہے یا [illegible] صحیح ہیں یا [illegible] جو [illegible]
حاجی خیر اللہ و [illegible]

ج ۲۲۷} اس [illegible] اختلاف یہ ہے کہ للفقراء الآیہ [illegible] مراد لیتے ہیں اس لئے ہر مصرف جس میں [illegible] زکوٰۃ جائز نہیں جانتے۔ مسجد کسی کی ملکیت [illegible] عدم جواز اسی اصل پر متفرع ہے۔ جو اصحاب [illegible] میں ہر کار خیر کو داخل جانتے ہیں وہ لام تملیک مراد نہیں لیتے بلکہ لام انتفاع کہتے ہیں۔ جیسے سخر لکم الشمس والقمر دائبین اور خلق لکم ما فی الارض جمیعا وغیرہ۔ خاکسار کے نزدیک رائے ثانی راجح ہے۔ (۳ر داخل غریب فنڈ)

استفتاء اسی قدر تھے

بقیہ متفرقات

تلاش معاش خاکسار ایف۔ اے پاس ہے مگر گردش زمانہ کی وجہ سے بے کار ہے۔ عیالدار ہونے کے باعث سخت متردد و متفکر ہے۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اگر کسی فرم یا کسی دکان یا کسی مدرسہ وغیرہ یا کسی ملازمت کے لئے منشی کی ضرورت ہو تو خاکسار کو اطلاع دیں۔ راقم م۔ معرفت قاضی منظور حسین بازار نوگریاں امرتسر

ضرورت اخبار اہلحدیث خاکسار کو مولوی محمد داؤد صاحب اہل حدیث نے اخبار اہلحدیث کے پڑھنے کی ترغیب دی ہے۔ لیکن مسکین ہوں خریداری کی طاقت نہیں ہے۔ لہذا کوئی صاحب خیر فی سبیل اللہ میرے نام پر اخبار جاری کرادیں تو عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔
احقر علی انور عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ میرو خان ضلع لاڑکانہ سندھ

ضرورت دعا ناظرین بعد نماز دعا کیا کریں کہ خدا مسلمانوں میں اتفاق پیدا کرے۔ (ایک مسلمان)

[illegible] (۹۹۳)

ahmadimuslim.de

حاجت روائی چاہتے ہیں ... حیاں دا
حق میں بندگان خدا کے حق تعا...
ہیں کرکے پیر پرستی او...
ہو جاتے ہیں اور اس ...
دونوں شریک ...

...ہدیث کی جلد ۲۰ اس نمبر پر
صلے اللہ عل...
...حمد اب انشاء اللہ یکم نومبر سے
اگر...
شروع ہوگی۔

انصار اہلحدیث

سے توقع کی جاتی ہے کہ اس
توسیع اشاعت میں حتی المقدور کوشش فرماکر
شکریہ کا موقع دیں گے۔

معاونین کے اسماء

جلد ۲۰ میں جن جن حضرات
نے نئے خریدار بنائے ہیں ان کے اسماء گرامی مع تعداد
خریداران آئندہ پرچہ میں شائع کئے جائیں گے۔

مکرر یاد دہانی

اکتوبر میں جن خریداروں کی
قیمت اخبار ختم ہے ان کی طرف سے قیمت اخبار
بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ
پوسٹ کارڈ ۳۰ اکتوبر تک نہ پہنچیگی تو ان کے نام
اہلحدیث یکم نومبر وی پی بھیجا جائے گا۔

(خاکسار منیجر)

ایک عاجز کی درخواست

تفسیر واضح البیان
مصنفہ علامہ سیالکوٹی صاحب جو عنقریب چھپ کر
شائع ہونے والی ہے۔ کوئی صاحب خیر اس کا ایک
نسخہ پتہ ذیل پر بھجوا کر اللہ تعالےٰ سے اجر عظیم
حاصل کریں۔ پتہ یہ ہے:۔
مقام خانانوالی۔ ڈاک خانہ بھلورہ۔ تحصیل
پسرور۔ ضلع سیالکوٹ۔ فیض الرحمٰن کے جاوے۔

تبدیلی نام

کتب خانہ مشرقیہ جو عرصہ سے قائم
ہے۔ اس کا نام کتب خانہ سعیدیہ رکھا گیا ہے۔
خاکسار ناظم کتب خانہ سعیدیہ مدن پورہ بنارس۔

تلاش عزیز

میرا لڑکا مسمی عبدالواحد عمر
۱۴ سال رنگ گندمی۔ چہرہ نہ گول نہ زیادہ لمبا۔
قدمیانہ۔ حافظ قرآن مجید خواندگی شرح مائۃ عامل
باترکیب۔ جس صاحب کو ملے مجھ کو بذریعہ کارڈ
مطلع فرمادیں۔ راقم عبدالعزیز والد عبدالواحد مذکور

(از مسجد اہل حدیث محلہ خندق شہر میرٹھ)

انجمن اہل حدیث پٹیالہ کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر کو گھاس منڈی
متصل جوڑہ ڈوبہ شہر پٹیالہ میں منعقد ہوگا جس میں
مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی
محمد صاحب دہلوی، مولوی محمد داؤد صاحب
غزنوی کے علاوہ دیگر علماء کرام بھی اپنے اپنے مواعظ
حسنہ سے سامعین کو مستفیض فرمائینگے۔ اس لئے
طالبان حق شامل جلسہ ہوکر ثواب دارین حاصل کریں
نوٹ) طعام وقیام بذمہ انجمن ہوگا۔ بستر حسب ضرورت
ہمراہ ضرور لانا چاہئے۔

(خاکسار محمد شفیع سیکرٹری انجمن مذکور)

اعلان تعطیل!

آئندہ پرچہ

بوجہ سالانہ تعطیل کے شائع نہیں ہوگا

ناظرین مطلع رہیں

(منیجر اہلحدیث)

پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس

تعطیلات
دیوالی ۲۶-۲۷ اکتوبر ۱۹۳۵ء بروز ہفتہ واتوار
امرتسر میں زیر صدارت جناب آنریبل سر ملک فیروز خان
صاحب نون ایم۔ اے وزیر تعلیم پنجاب منعقد ہوگی
جس میں قوم کے مایہ ناز و مقتدر جوانان و بزرگان
کرام اپنے گرانمایہ خیالات سے قوم کو مستفید فرمائینگے
کانفرنس میں ہندو راجپوت بھائیوں کو بھی دعوت
شرکت دی گئی ہے وہ بھی اپنے قیمتی خیالات سے
مستفید فرمائینگے۔ (نوٹ) امرتسر میں آپکی رہائش
اور کھانے کا انتظام مجلس استقبالیہ کی طرف سے ہوگا
(۲) موسم کے موافق بستر ہمراہ لائیں۔ (۳) فوجی
اصحاب اپنی وردی ہمراہ لائیں۔ خادمان قوم
ناصر علی خان آف بھروال صدر مجلس استقبالیہ۔
محمد افضل خان ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر پروپیگنڈہ
سکرٹری۔ نصر اللہ خان وکیل سکرٹری مجلس استقبالیہ
پنجاب مسلم راجپوت کانفرنس امرتسر۔

یاد رفتگان

(۱) افسوس اور صد افسوس کہ
گیندا کے مشہور و معروف و ہر دلعزیز بزرگ
منشی عبدالرحمٰن صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ہیضہ
میں مبتلا رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔ مرحوم ہمہ صفت
بزرگ تھے۔ (محمد ثناء اللہ خریدار نمبر ۱۱۹۱)
(۲) میرے والد ماجد عبدالعزیز صاحب سوداگر
چکن آٹھ روز بیمار رہ کر انتقال کر گئے۔ انا للہ۔
مرحوم پکے موحد متبع سنت تھے اور کشمیر میں تمام عمر
توحید و سنت کی اشاعت کرتے رہے۔
(غمزدہ ڈاکٹر غلام علی محلہ نعلبند پورہ سرینگر کشمیر)
(۳) میرے محترم دوست اور اہلحدیث کے پرانے
خریدار منشی عنائت علی صاحب پنشنر ڈپٹی اسسٹنٹ
کنٹرولر آف ملٹری اکونٹس راولپنڈی وفات پاگئے
انا للہ۔ (راقم ناچیز خادم ریٹائرڈ اکونٹنٹ راولپنڈی)
(۴) مولوی کریم بخش صاحب پیش امام اہل حدیث
چند یوم بخار میں مبتلا رہ کر فوت ہوگئے۔ انا للہ
راقم عبدالرحمٰن ولد حاجی اللہ میل از کیکڑی اجمیر
(۵) میرے ماموں قاضی ولی محمد صاحب ہیڈ
ڈرافٹسمین محکمہ انہار پنجاب لاہور کی خوشدامن صاحبہ
ایک عرصہ کی علالت کے بعد دھورکوٹ ضلع انبالہ
میں انتقال کر گئیں۔ (راقم قاضی منظور حسین امرتسر)
(۶) عزیزہ زاہدہ صدیقہ بنت ابراہیم بن مولوی
محمد امین صاحب امرتسری ۴½ ماہ کی عمر میں فوت
ہوگئی۔ انا للہ!
ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور
ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔
اللھم اغفر لھم وارحمھم

اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں

تمام خریداروں
کی نئی چٹیں طبع ہونیوالی ہیں اسلئے نام مقام ڈاکخانہ
وغیرہ میں اگر کوئی تبدیلی کرانی ہو تو صاف خوشخط

ahmadimuslim.de

محبوب خدا کا محبوب مدرسہ

علوم القرآن والحدیث

واقعہ مدینہ طیبہ حجاز عرب

کی کیفیت سال پنجم گوشوارہ تفصیل. اسکے خرچ وآمد کی توضیح. عبرتناک واقعات کا بیان. دردمندانہ اپیل

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

برادران حضرات! معزز ناظرین!! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ. مکمل تفصیلی رودادٗ کا چونکہ ہر شخص مطالعہ کرنے سے گھبراتا ہے اس لئے مدرسہ مدنی کے اجمالی بقدر تفصیلی حالات پر مطلع کرنے کیلئے چند تحریرات درج کی جاتی ہیں تاکہ بعض علیہ بزرگانِ قوم کے مشاہدہ سے معطیان چندہ وامداد کنندگان بنام مدرسہ ہذا کو بھی اپنی رقم کے مصرف خیر یعنی طلبا جیران رسول مقبول پر صرف ہونے کا مزید اطمینان ہو اور دیگر حضرات صاحب دل، عالی ہمم کو اس بہترین صدقہ جاریہ، دربار حبیبؐ خدا کی شرکت میں فی الجملہ رغبت ہو جائے تاکہ مدرسہ کی مالی وعلمی اعانت میں گوناگوں ترقی ہو اور ان حضرات کیلئے حرم شریف نبوی رجہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں) کی بدولت نیکیوں میں اضافہ ہو اور جیرانِ رسول اکرم میں ان کا ذکر خیر جاری رہے جو زندہ دل حضرات کے لئے حقیقتہً ایک بڑی سعادت ہے۔

عا تحریر عالیجناب حاجی اے محمد حسین صاحب سوداگر (داماد) جناب عالی مولوی محمد صاحب ڈار ناظم اعلیٰ انجمن تنظیم گوجرانوالہ

مدینہ طیبہ آئے ہوئے آج پورے پندرہ دن ہوگئے ہیں لیکن اتنے عرصہ میں ہی اس مقدس شہر کے باشندوں میں سے باوجود تلاش کرنے کے کوئی اہلحدیث معلوم نہیں ہوا. اتفاقیہ ایک جودھپوری دوست کی وساطت سے مولانا احمد دہلوی سے ملاقات کرکے بہت خوشی ہوئی. آپ درد دل رکھنے والے مخلص، صاحب علم ہیں. آپکے جاری کردہ مدرسہ (مذکورہ) کا معائنہ کرکے دل کو نہایت فرحت ہوئی. آپ سے معلوم ہوا کہ پہلے درس تدریس کا مستقل سلسلہ حرم شریف میں قائم تھا لیکن اب مولانا موصوف کی تین چار سال کی متواتر کوشش سے اسکو ایک مستقل مدرسہ کی شکل میں کر لیا گیا ہے جو بحمد للہ بہ جوہ احسن الطریق پر موجود ہے افسوس کا مقام ہے کہ جس سرزمین سے رشد وہدایت کا چشمہ پھوٹا اور تمام اطراف و اکناف دنیا کو سیراب کرتا ہوا پھیلا کل تک اس میں کوئی مدرسہ ایسا نہ تھا کہ جس میں ٹھیٹھ اسلام کی صحیح تعلیم ہوتی ہو اور عامل بالحدیث جماعت کے متعلق ہو الحمد للہ! مولانا احمد صاحب دہلوی نے اس مدرسہ کو قائم کرکے محض جماعت اہلحدیث پر احسان ہی نہیں کیا بلکہ اس جماعت کے نورانی چہرے سے اس سیاہ داغ (کہ اہلحدیث نجدی ل کا مدینہ سے تعلق نہیں ہے یہ لوگ مدینہ والے کے دشمن اور بے ادب ہیں وغیرہ وغیرہ) کو مٹا کر مدینۃ الرسول کے انصار مدینہ میں جماعت کو شامل کر دیا ہے. جزاہ اللہ احسن الجزاء. میں اس مدرسہ میں حاضر ہوا معائنہ کیا اور تمام وہ امور جن کے متعلق میں ذیل میں عرض کروں گا بچشم خود دیکھ کر واپس آیا ہوں.

(۱) مدرسہ حرم شریف نبوی کے نزدیک ایک کرایہ کے بڑے مکان میں ہے. مدرسہ میں پانچ درجہ ہیں جن میں بالترتیب تعلیم دی جاتی ہے اور مدرسہ کا ضبط ونظم بالکل ہند کے کالجوں کے طریقہ پر ہے بلکہ یہاں تک کہ ہر ایک طالب علم کی علیحدہ علیحدہ حاضری اور روزانہ کی تعلیم کی تفصیل رجسٹر میں درج ہوتی ہے. مدرسہ حکومت کا منظور شدہ ہے اس لئے اس مدرسہ کے فارغ التحصیل طلبہ کو جو سند دی جاتی ہے اس پر حجاز عرب کے حضرت شیخ الاسلام صاحب کے دستخط و مہر ہوتی ہے.

(۲) میں نے آمد وخرچ کے حسابات کا بغور مطالعہ کیا جس سے مجھے معلوم ہوا کہ ہر جماعت کے طلبہ کو علاوہ درسی کتب وغیرہ کے فی کس کو بلحاظ درجہ کے ایک ریال (۱۸) سے تین ریال (۱۲) تک دیا جاتا ہے اور طلباء کے لباس قیام وغیرہ ضروریات بشریہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے. جس کی نظیر ہند کے سرمایہ دار سکولوں وکالجوں میں بھی نہیں مل سکتی. بفضلہ تعالیٰ یہ ہے مولانا موصوف فرد واحد کی ہمت وکوشش سعی وخلوص کا نتیجہ اور موصوف کی نیک نیتی اور آپکے پرجوش تبلیغ سنت نبوی پر ایک واضح بین دلیل

(۳) لیکن افسوس آمد کی مد میں سوا دریوزہ گری کے کوئی مستقل ذریعہ آمد نظر نہیں آیا بلکہ مدرسہ قرضہ کا زیر بار ہے. اس پر مستزاد یہ ہے کہ سنی یا ہندی نہاجر جو بریلوی خیالات کے سخت متعصب ہیں اس مدرسہ چشمۂ ہدایت کی اشد مخالفت کرتے ہیں اور اسکے جانی دشمن ہیں یہ چیز مجھ راقم الحروف کے اپنے تجربہ میں در حقیقت مدینہ طیبہ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آچکی ہے اور بیگانے تو تھے جیسے تھے مگر رونا تو اس کا ہے کہ اپنے بھی کسی ذاتی اغراض یا ذاتی عداوت وحسد بغض کی بنا پر ان کی مخالفت کرتے ہیں لیکن آفرین ہے اس شخص بانی مدرسہ شیخ احمد دہلوی کی ہمت پر جو ان چیزوں کی مطلق پرواہ نہیں کرتے اور وہ بھی اپنی ایک تبلیغی دھن میں لگے ہوئے ہیں مگر افسوس یہ ہے کہ مولانا موصوف کے ہاتھ میں روپیہ نہیں ہے. کاش کہ قوم اور جماعت ایسے مخلص زندہ دل کی قدر کرے.

(۴) آمدنی کا سلسلہ چونکہ محض بھیک مانگنے پر محدود ہے اور وہ بھی قلیل آمد ہندسے جو رقوم آتی ہیں وہ بھی بہت تھوڑی رقم ہے. حاجیوں سے جو کچھ ملتا ہے وہ تو قابل ذکر ہی نہیں. کیونکہ اول تو اہل حدیث بہت کم آتے ہیں جو آتے ہیں

ahmadimuslim.de

ان کو معلوم بھی نہیں ہونے دیا جاتا کہ یہاں کوئی مدرسہ اہل حدیثوں کا بھی ہے جن اصحاب نے مدرسہ کی امداد کی وہ بھی قلیل اقل ہے۔ یہ ہے حمیت اور درد دل اور تبلیغ کا شوق جو ہمارے اہلحدیث بھائیوں کو اس مدرسہ سے ہے جو کہ تمام حجاز عرب میں یکتا اکیلا مدرسہ ہے۔ غیرت کا مقام ہے کہ ہماری بغل کے ہمارے بھائی (بعض افراد ہم میں سے کسی ذاتی کاوش کی وجہ سے) اسے بہترین مدرسہ کے وجود مسعود کا ہی سرے سے انکار کرتے ہیں یا نیم آواز سے اپنے حلقہ اثر میں اس کی امداد سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ انا اللہ!

(۵) مدرسہ کا کتب خانہ دیکھا جس میں درسی کتب موجود ہیں ہر ایک چیز کا حساب من وعن موجود ہے۔ ہر ایک کارگذاری کی تفصیل ہر ایک کے سامنے پیش کرنے کو مدرسہ تیار رہتا ہے۔

(۶) ارکان مدرسہ بڑے اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ خزانہ کا صندوق مدرسہ میں رہتا ہے اس کی چابی خزانچی کے پاس رہتی ہے۔ جو صاحب چاہیں تو ہر وقت آمد و خرچ کے رجسٹر کی مطابقت خزانہ سے کر سکتے ہیں۔

(۷) چونکہ اس مدرسہ کی کارگزاری میں نے بچشم خود دیکھی ہے لہذا اپنے اہل حدیث بھائیوں اور انجمن ہائے اہل حدیث سے خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس دینی تبلیغی ادارہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ہر ممکن طریق سے اس مدرسہ کے جاری رکھنے میں کوشاں رہیں اور ہر ایک تدبیر سے اس کی استعانت فرما کر اپنے انسانی، دینی اور تبلیغی و اشاعتی فرض سے سبکدوش ہوں اور ساتھ کے ساتھ عنداللہ تعالیٰ ماجور اور عند الرسول الکریم سرخرو ہوں۔ والسلام علیکم۔

احقر العباد ابی محمد حسین خلف میاں غلام محمد صاحب ٹرنگ مرچنٹ ریلوے بازار۔ گوجرانوالہ پنجاب۔

تحریر عالیجناب حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب مفتی سرحد پشاور

"میں نے مدرسہ علوم القرآن والحدیث کو دیکھا۔ اسم بامسمیٰ پایا۔ فی الحقیقت مدرسہ میں علوم دینیہ کے متعلق جو نصاب زیر تعلیم ہے وہ بلحاظ انفع ہے اساتذہ مدرسہ محنتی و شفیق ہونے کے ساتھ اپنے درجہ تعلیم کی بہترین قابلیت رکھتے رہیں۔ طلبہ شہر مقدس کے اور بیرونجات مدینہ کے جو عرب ہیں بڑی محنت و شوق کے ساتھ آ آ کر تحصیل علم کر رہے ہیں۔

(۲) میں نے کئی دفعہ ہر طبقہ کے طلباء سے امتحاناً بھی بعض مسائل پر گفتگو کی ماشاء اللہ ذہین اور قابل پایا۔ بعض اساتذہ مدرسہ کے ساتھ تو کئی دن تبادلہ خیالات ہوتا رہا۔ درحقیقت قابلیت و حسن تخاطب و آداب بیان کی جو وصف اور خوبی ان میں دیکھی ہے وہ دوسروں میں کم دیکھی گئی ہے۔

(۳) مہتمم مدرسہ جناب مولانا شیخ احمد صاحب دہلوی نہایت خوش خلق و متدین و درد دل رکھنے والے انسان ہیں۔ مدرسہ کا تمام انتظام انکی حسن تدبیر کا بین ثبوت ہے۔

(۴) مدرسہ اور مہتمم صاحب کا نصب العین محض تعلیم ہی نہیں بلکہ بلا تفریق کے صرف ٹھیٹھ اسلام کی محض نشرواشاعت اور تبلیغ ہے اور اس اسلامی مقاد کے مطابق غیر مسلم قوموں کے سامنے ان کی زبانوں میں بوجہ احسن فرائض اسلام کی تبلیغ کو سرانجام دینا اور مسلم قوم کی تساہل فی العمل و غافل جماعت کو جگانا تمام حجاز مقدس میں صرف اسی مدرسہ کا حقیقی نصب العین ہے۔

(۵) اسلامی تبلیغ کے خواہان اور اصحاب خیر و ثروت و جاہ کو چاہئے کہ بہر مقدس دیار حبیب ﷺ کے اس مدرسہ کی اعانت ہر طرح سے مالی نقدی امداد فرمادیں کیونکہ اس اہم مقصد و عظیم الشان تبلیغ کے لئے دربار مصطفوی کی شان و شوکت کے مطابق تمام اہل اسلام کی امداد و ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس سرزمین میں اہل اسلام کی اس قلیل معروض و جد جہد کو بیش از بیش بار آور فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(۶) میں خود بھی انشاء اللہ تعالیٰ حتی الوسع اس مدرسہ کی امداد و اعانت سے دریغ نہ کروں گا۔ فقط والسلام علیکم۔

کتبہ عبدالرحیم پوپلزی (مفتی سرحد) پشاور۔ ۲ محرم الحرام ۱۳۵۳ھ

تفصیلی گوشوارہ

اور مدرسہ کے خرچ و آمد کی توضیح

اس گوشوارہ کو ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کر کے امید کی جاتی ہے کہ مخلص، دردمند بہی خواہ قوم و ملت اس کو بنظر اخلاص و ترقی مدرسہ ملاحظہ فرمائیں گے اور جو جو باتیں قابل اصلاح معلوم ہوں یا اگر کوئی بات قابل استفسار ہو تو براہ کرم بذریعہ تحریر خدام مدرسہ کو مطلع فرمادیں تاکہ اس کے مطابق اصلاح کی جاوے یا تشفی بخش جواب عرض کیا جاوے۔

واللہ المعین و بہ نستعین۔

خط و کتابت کا پتہ یہ ہے:-

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ

(حجاز عرب)

ahmadimuslim.de

تمام سال کی کل آمدنی ماہوار اور کل خرچ ماہواری کا تفصیلی بیان از شوال ۱۳۵۳ھ تا رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ

نمبر شمار	نام ماہ و سنہ	کل آمدنی جو اس ماہ میں ہوئی	کل خرچ جو اس ماہ میں ہوا	باقی بعد اخراجات	خرچ زائد از آمدنی	کیفیت
۱	شوال ۱۳۵۳ھ	۱۱۸	۴۰۶	-	۲۸۸	اس رقم خرچ میں سے ... سالانہ امتحان و انعامات طلبہ کا خرچ ہے اور ... تنخواہ سفیر مدرسہ ۲ ماہ و سفر خرچ باقی رقم تنخواہ مدرسین اور وظائف طلبہ ہیں۔
۲	ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ	۱۲۱۲	۲۱۸	۹۹۴	-	یہ رقم مدرسین کی تنخواہ و طلبہ کے وظائف ہیں۔
۳	ذی الحجہ ۱۳۵۳ھ	۶۵۹	۳۵۰	۳۰۹	-	اس رقم میں سے ... خصوصی مصارف و تنخواہ سفیر مدرسہ و سفر خرچ وغیرہ
۴	محرم الحرام ۱۳۵۴ھ	۲۴۳	۴۶۶	-	۲۲۳	اس رقم میں سے ... مدرسہ کے مکان کا سالانہ کرایہ ہے۔
۵	صفر ۱۳۵۴ھ	-	۳۷۳	-	۳۷۳	اس رقم میں سے ... درسی کتب کی قیمت ہے اور ۱۳۹ ناظم مدرسہ کا سفر خرچ جوان کا ماہ صفر میں جلالۃ الملک نصرہ اللہ کی خدمت میں مدرسہ کے خاص کام کیلئے جانا ضروری تھا۔ جس کی تفصیل دفتر میں موجود ہے۔
۶	ربیع الاول ۱۳۵۴ھ	۱۱۶	۲۳۸	-	۱۲۲	تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۷	ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ	۴۳	۲۷۶	-	۲۳۳	اصل میں سے ... چٹائیاں وغیرہ اور باقی تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۸	جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۳	-	۲۲۳	تنخواہ مدرسین و وظائف طلبہ
۹	جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۲	-	۲۲۲	تنخواہ مدرسین۔ وظائف طلبہ
۱۰	رجب ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۵	-	۲۲۵	تنخواہ مدرسین۔ وظائف طلبہ
۱۱	شعبان المعظم ۱۳۵۴ھ	-	۲۲۵	-	۲۲۵	تنخواہ مدرسین وظائف طلبہ
۱۲	رمضان المبارک ۱۳۵۴ھ	-	۲۸۹	-	۲۸۹	رمضان شریف کی وجہ سے طلباء کو کچھ زیادہ دیا گیا۔

نوٹ: اس نقشہ کو بغور ملاحظہ فرمائیے کہ آمدنی کے خانہ میں پورے چھ ماہ آمد نہیں ہوئی اور خرچ برابر سال کیلئے ہوتا جاتا ہے۔

گوشوارہ تفصیلی تنخواہ مدرسین و وظائف طلباء وغیرہ ماہواری نمبر ۳

نمبر شمار	خرچ بنام	ماہوار	تمام سال میں باآخر وقت ملازمت تک کسقدر رقم دیگئی	کیفیت
۱	شیخ محمد سلطان البخاری	۳۰	۲۴۰	چونکہ ہندی روپیہ بجائے ۲۲ قرش کے اس سال ۱۶ قرش ہوگیا جس سے مدرسہ کو مالی نقصان پہنچا بنا بریں اس سال تنخواہ و وظائف میں بلحاظ مدرسہ کی مالی حالت کے تخفیف کرنی پڑی تو بعض مدرسین نے اس تخفیف کو قبول نہ کیا اور مدرسہ سے الگ ہوگئے اس لئے نمبر ۳ و ۴ کے مدرس صاحبان کو مقرر کیا گیا یہ حضرات مہاجرین میں سے ہیں اور علمی حیثیت سے نہایت اچھے ہیں۔
۲	شیخ زاہد الشامی	۳۰	۲۴۰	
۳	شیخ محمد حرکان المدنی	۱۶	۱۷۲	
۴	شیخ عبد المجید المدنی	۳۰	۲۴۰	
۵	شیخ حسن المدنی	۱۵	۸۰	
۶	تین طلبا جماعت پنجم فی کس ۸	۲۴	۲۸۸	
۷	سات طلبہ جماعت چہارم فی کس ۵	۳۵	۲۳۰	
۸	چار طلبہ جماعت سوم فی کس ۲	۸	۹۶	
۹	بیس طلبا جماعت اول و دوم فی کس ۱	۲۰	۲۴۰	
۱۰	دس طلبا جماعت اول فی کس ۸	۵	۶۰	
۱۱	کاتب مدرسہ	۳۵	۴۲۰	
۱۲	بواب مدرسہ	۵	۶۰	
۱۳	پانی مٹی کا تیل مدرسہ کے لئے	۵	۶۰	
۱۴	خرچ ڈاک	۵	۶۰	مدینہ طیبہ سے ہند کے لئے فی خط ۸ قرش کے ٹکٹ لگتے ہیں اور ۱۶ قرش کا ہے۔
۱۵	خادم مدرسہ	۳	۳۵	
	میزان کل خرچہ	خرچ ماہوار ۲۳۶	خرچ سالانہ ۲۵۳۱	

توضیح بیان

یہ ہے سال رواں یعنی پانچویں سال کی مجموعی آمدنی اور مجموعی اخراجات کا گوشوارہ امکانی وضاحت اور لازمی تفصیل کے ساتھ جو کہ ماہ شوال ۱۳۵۳ھ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک کی کل آمدنی ۲۳۹۰ روپیہ ہے اور تمام خرچ ماہ شوال ۱۳۵۳ھ سے جمادی الاول ۱۳۵۴ھ تک ۲۵۵۱ روپیہ ہے۔ اب اگر باقی چار ماہ جمادی الثانی و رجب و شعبان و رمضان المبارک میں کچھ آمدنی آئی تو بہتر۔ فللہ الحمد والشکر۔ ورنہ اس مذکورہ آمدنی ۲۳۹۰

کو رمضان المبارک تک پورے سال بھر کی آمد تصور کرنا چاہئے اور اسکے متقابل میں خرچ بھی آخر سال ماہ رمضان شریف تک ہے ۳۵۲۱ روپیہ ہے تو موجودہ آمد ۳۳۹۰ روپیہ اور موجودہ خرچ ۳۵۲۱ روپیہ کے حساب سے ۱۳۰ روپیہ کی کمی ہوئی۔ یعنی یہ رقم آمد سے زائد خرچ ہوئی۔

اس واضح گوشوارہ جو تنخواہ مدرسین وظائف طلباء ماہواری پر مشتمل ہے اسکے ہر خانہ خرچ کو بغور بنظر انصاف و اخلاص ملاحظہ کیا جاوے تو اس سے مخلص ناظرین پوری طرح ضروریات مدرسہ کے ہر ہر پہلو پر نظر عمیق و تدبر اور دور اندیشی ڈال کر اس کے تمام مالہ و ماعلیہ کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حجاز عرب جیسے جزیرہ منقطعہ اور بعید از وسائل تمدن و معیشت اور ایسی ناگفتہ بہ افلاس و تہیدستی کی حالت میں تعلیمی و عملی ترقی و نجاح کے لئے کس قدر عالی استعداد اور اعلےٰ سے اعلیٰ قابل با اخلاق، مخلص، بردبار، جفاکش اساتذہ و معلمین کی اشد ضرورت ہے اور جب تک مدرسہ وسعت و فراخدلی سے اساتذہ اور مدرسین کی احتیاجات بشریہ کے پورا کرنے کا ذمہ دار نہ بنے گا اس وقت تک ان کا حسب دلخواہ بکمال قابلیت و لیاقت میسر ہونا مشکل ہے۔ بھلا خیال تو فرمایئے! کہ حجاز جیسے ملک میں ان جاں نثار فدائیان تبلیغ کی ضروریات بشریہ کے لئے دس، پندرہ، بیس روپیہ پورے تیس دن تک مع اہل وعیال کے کس طرح کافی ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اسی طرح طلباء کے وظائف بھی قابل غور ہیں جبکہ ان کو چاروں طرف سے بنظر حقارت دیکھا جاتا ہے اور ان کو وہابی، لامذہب، غیر مقلد مشہور کر کے اُن کی ہر قسم کی آمد صدقہ خیرات سے ان کو محروم کر دیا جاتا ہے۔ تو ایسی صورت میں ایسے جان نثار طلبہ کی ضروریات بشریہ کا پورا کرنا بھی مدرسہ کے ذمہ واجب ہے۔

پس ہمدردان قوم و ملت، جان نثاران اسلام و فدائیان دربار مصطفوی صلے اللہ علیہ وسلم اگر غور فرمائیں گے تو ان کا روشن ضمیر اور منور دل یہی کہیگا کہ اپنے مقاصد، ایسے زمانہ، ایسے ملک و شہر میں یہ معمولی ڈھائی سو رقم جو یکمین اشخاص خدامانِ دین اسلام پر تقسیم کی جاوے تو کم ہی نہیں بلکہ بہت کم ہے

اہل حدیثوں کیلئے عبرت ناک سبق

ایک صاحب نامی ابراہیم حاجی ولی موتی والہ مدیر میمن چیمبر آف کومرس بمبئی نمبر ۳ حج کر کے مدینہ طیبہ کی زیارت کے لئے آئے تو اس مدرسہ میں بھی تشریف لائے اور مدرسہ کا معائنہ فرما کر انکو بہت خوشی ہوئی۔ مدرسہ کی تعریف میں ایک تقریظ بھی رجسٹر مدرسہ پر اپنے ہاتھ سے لکھی اور ۵۰ روپیہ مدرسہ کو دیئے۔ آئندہ امداد کرنے کا پختہ وعدہ بھی فرمایا اور چلے گئے۔ چند دنوں کے بعد پھر مدرسہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مجھ کو معلوم نہ تھا کہ یہ مدرسہ اہل حدیث کا ہے اگر پہلے سے معلوم ہوتا تو میں ایک پیسہ تک بھی نہ دیتا۔ لہٰذا وہ میرے ۵۰ روپے واپس کر دیں اور یہ اپنی رسید چندہ لیجئے اور رجسٹر کی میری تقریظ کو طبع نہ کرایا جاوے بلکہ میرے سامنے اس پر قلم پھیر دی جاوے۔

شہادت۔ اس واقعہ کے وقت حافظ عنایت اللہ صاحب وزیر آبادی اور حاجی تاج الدین صاحب ٹھیکیدار میوہ منڈی امرتسر اور جناب حاجی محمد یعقوب صاحب سیکرٹری انجمن ترغیب الصلوۃ چوک لوہگڑھ امرتسر موجود تھے۔

(۲) یہاں کے مدرسوں کا دستور ہے کہ جب معلم حجاج کو لاکر مدرسہ میں چندہ دلوائے تو فی روپیہ ۴ر ان کو دیتے ہیں۔ بعض مخلصین نے اس مدرسہ کے لئے بھی کوشش کی تھی کہ فی روپیہ ۸ر دینے پر بھی مگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا اور صاف کہا کہ اہل حدیث کے مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد کرانا روا نہیں سمجھتے۔

(۳) بہاولپور کے نواب صاحب مدینہ طیبہ میں تشریف لائے اور دس ہزار روپیہ صرف مدینہ شریف میں تقسیم کیا۔ لیکن آپ نے اس مدرسہ میں ایک پیسہ تک کی امداد نہیں کی۔ حالانکہ ان کے منیجر سید نذیر علی شاہ صاحب اور ان کے شاعر حفیظ جالندہری صاحب مدرسہ میں تشریف لائے اور معائنہ کیا اور نواب صاحب سے اس مدرسہ کا ذکر خیر کرنے کا وعدہ بھی فرمایا اور ایک تقریظ بھی اپنے ہاتھوں سے رجسٹر مدرسہ پر تحریر کی۔ جس کے ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"میں نے اور میرے محترم دوست منیجر سید نذیر علیشاہ صاحب نے اس مدرسہ کا معائنہ کیا۔ یہ مدرسہ مولانا احمد صاحب دہلوی کی تنہا کوشش کا ایک ممتاز نشان ہے پانچ سال میں ایک لائق فرد جو کچھ کر سکتا ہے وہ اس مدرسہ کے ساز و سامان و انتظام و تعلیم سے ظاہر ہے ہمارے سامنے دو لڑکوں نے جو قرآن کے حافظ ہیں نہایت تجوید اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کی۔ ایک لڑکے نے عربی اشعار پڑھے۔ ایک نے عربی میں تقریر کی۔ ماشاء اللہ اہل عرب کی زبان و لسان کا کیا کہنا یہ ان کا حصہ ہے اور اس پر مولانا موصوف کی کوشش سونے پر سہاگہ ہے۔ الخ ۱۷ ذیقعد ۵۳ھ

ابوالاثر حفیظ جالندہری"

لیکن ان حضرت نے پھر پلٹ کر کچھ خبر ہی نہ لی۔ اور کیوں لیتے؟ جبکہ وہاں یہ شرط تھی؟ ؎

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو ؛ ہر اک اصل میں فرع میں ہم زباں ہو
حریفوں سے انکے بہت بدگماں ہو ؛ مریدوں کا انکے بڑا مدح خواں ہو

گر ایسا نہیں ہے تو محروم زر ہے
نوابوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

(۴) نواب صاحب کے ہادی و رہبر مولوی غلام محمد گھوٹوی پروفیسر جامعہ بہاولپور بھی ہمراہ تھے۔ آپ نے ایک دن مجھ کو حرم شریف میں بعد عصر بیٹھے ہوئے دیکھ کر نہایت خوشی سے سلام کیا۔ میں نے بھی نہایت احترام کے ساتھ جواب دیا۔ دو قدم چل کر جب آپ کو میرا اہل حدیث ہونا معلوم ہوا تو مولانا موصوف نے واپس ہو کر مجھ کو مخاطب کیا کہ میں اپنا سلام واپس لیتا ہوں۔ مجھ کو معلوم نہ تھا کہ آپ اہل حدیث ہیں۔ اللہ اکبر ؎

یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

(۵) نواب صاحب حیدرآباد دکن کی والدہ محترمہ اور بیوی صاحبہ کا مدینہ طیبہ میں ہمارے مدرسہ کے قریب ہی ڈیرہ تھا۔ لیکن ان کے فیض سے بھی یہ مدرسہ محروم رہا۔

(۶) اسی طرح جو بڑے بڑے تجار و رؤسا، امیر کبیر مدینہ طیبہ تشریف لاتے ہیں وہ بھی اس مدرسہ میں کسی قسم کی امداد نہیں کرتے۔ کیونکہ ان کو اہل حدیث سے بدظن کیا جاتا ہے۔

ان واقعات سے مقصد کسی کا شکوہ و گلہ کرنا نہیں بلکہ اپنی جماعت اہل حدیث کو جگانا اور متنبہ کرنا ہے کہ آپ کے اس مدرسہ میں سواء آپ کے اور کوئی امداد نہیں کرتا اور مدینہ طیبہ میں جبکہ اپنی جماعت دھمنیال لوگ نہ ہوں بلکہ مخالفین ہی کی بھرمار ہو اور مخالفت بے تمیز کا شور و شر ہو اور جہاں چاروں برادرانِ مذاہب کا عروج اور پانچویں برادران یوسف بھی موجود ہوں اور ساتھ اس کے آمدنی کے کوئی مستقل، قابل اطمینان وسائل بھی نہ ہوں اور اس پہ لطف یہ کہ جماعت کی توجہ بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں وایسی جگہ میں دارالعلوم قائم کرنا اور تبلیغی کام کو عملی جامہ پہنا کر میدان میں لاکھڑا کرنا اور پانچ مدرسین اور پچاس طلباء کا خرچہ حجاز جیسے ملک میں جہاں کے اخراجات واشیاء کی گرانی اظہر من الشمس ہے اٹھانا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑے جگر و تحمل و استقلال و صبر کا مقام ہے۔ اللھم انصرنا وارزقنا من عندك بفضلہ وکرمہ۔

پس ان تمام امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر بنظر انصاف دیکھا جاوے تو ہر سمجھدار یہی فیصلہ کریگا کہ ایسی جگہ اور ایسی حالت میں مدرسہ ہذا کو اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے کیسی کیسی دشوار گزار گھاٹیوں کو عبور کرنا پڑ رہا ہے اور اس مدرسہ کو کس اقتصادی پہلو پر اور کن تدابیر سے چلانا پڑتا ہے۔

اس لئے خدام واراکین مدرسہ اپنے تمام مخلص وہمدرد بھائیوں باہمت اور صاحب دولت وثروت ہستیوں، خدا تعالےٰ و رسول کریم کی راہ میں مال وجان، عزت، آبرو سے دریغ نہ کرنے والے حضرات اپیل کرنے، توجہ دلانے، اعانت امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور اس دینی ملی علمی خدمت جو مدینۃ الرسول دربار مصطفوی میں انجام پا رہی ہے کیوں نہ خصوصیت سے اس کو دوسری تمام خدمتوں پر ترجیح دینے کی تاکید اکید کریں۔ جبکہ یہ دینی، علمی، قومی مدرسہ ایک ایسے عظیم الشان مقدس مرکز میں ہے جہاں دنیا بھر کی اسلامی جماعتیں جمع ہوتی ہیں۔ جو مختلف مزاج مختلف طرق و مذاہب کے رنگ میں رنگی ہوئی ہوں تو ان کو سنت نبوی کے رنگ میں رنگنے کے لئے ایک ویسے ہی عظیم الشان دائرہ کی ضرورت ہے اور یہ اتنا بڑا دائرہ بلا ساتھ دیئے قوم کے انجام نہیں پا سکتا یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ۔

یہ ایک حقیقت اور عین مقام و حال کے مناسب ہے کہ اس وقت ایسے موقع پر ایسی مقدس جگہ، ایسے کام وتبلیغ میں مدرسہ ہذا کا ہاتھ بٹانا اس کے کار خیر میں شمولیت حاصل کرنا۔ گویا کہ جنگ بدر کے ثواب عظیم کی طرح نیکیوں سے مالا مال ہونا ہے اور ابتداء اسلام میں انصار مدینہ کی طرح ایک ایک کے بدلے لاکھوں در لاکھوں کے ثواب کبیرہ شرف ہونا ہے واللہ الموفق۔

پس اسی مدینۃ الرسول میں جنگ بدر کے ثواب اور انصار مدینہ کی قربانیوں کی یادگار کو پھر زندہ کرنے والو۔ اٹھو! آئیے اس مدرسہ میں دل کھول کر امداد کیجئے اور اپنے عزیز، اقارب، رشتہ دار، دوست احباب کو بھی موقع مناسب پر بہت زور سے توجہ دلائیے اور اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ کی بشارت وَمَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ کا تمغہ سعادت اور حرم شریف نبوی کی باقیات صالحات کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ بلکہ جنت الفردوس اور رفاقت نبی کریم کا سودا ہے۔ فَالسَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ الْمُقَرَّبُوْنَ۔

قابل توجہ اہل علم وفضل مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کو کتب درسیہ احادیث و تفاسیر وغیرہ کی کثیر تعداد میں سخت ضرورت ہے اور کثرت طلباء کی وجہ سے ان کی احتیاج روز افزوں رہے گی۔ ابھی تو ایک کتاب میں دو دو طالب علم شریک ہیں۔ آگے چلکر ہر کتاب میں تین تین یا چار چار طلبا کو شریک ہونا پڑیگا۔ اس لئے صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے متلاشیوں کو اس طرف بہت کافی اور لازمی توجہ فرمانے کی خاص طور پر اشد ضرورت ہے خاصکر وہ حضرات جو اپنے یا کسی دوست احباب کے کتب خانہ کو وقف کرنے کے لئے بہترین جگہ تلاش کرتے ہیں ان کو مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ سے اور کوئی بہتر جگہ نہیں ملے گی جو شفیع المذنبین علیہ السلام کے

لہ اس وقت میرے پاس جناب ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پروپرائٹر ایم۔ اے۔ مجید اینڈ کو مبارک پورہ سیالکوٹ وجناب حاجی شیخ احمد الدین صاحب نٹ بال میکر سیالکوٹ وجناب مولوی علی اکبر صاحب ضلع گوجرانوالہ موجود تھے۔

ahmadimuslim.de

حرم محترم اور آپ کے پڑوس میں بیٹھ کر اس کتب خانہ کو ایک جماعت علماء و طلباء پڑھیں پڑھائیں اور مستفید ہوں اس پر ایک لمحہ کے لئے غور کیا جاوے تو اچھی طرح واضح ہوگا کہ یہ نعمت غیر مترقبہ جس طرح سے بھی ممکن ہو ہاتھوں ہاتھ لے لی جاوے۔

کتب اسماء الرجال، اصابہ، استیعاب، تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب وغیرہ کی سخت اور اشد ضرورت ہے جو مدرسہ ہذا کے پاس نہیں ہیں۔ اسی طرح وہ کتب احادیث و تفسیر جو غیر درسی ہیں۔ مثل مستدرک، حاکم، سنن بیہقی، دارقطنی، تفسیر نواب صدیق حسن مرحوم عربی وغیرہ کی احادیث کے طرق دیکھنے کے لئے ضرورت رہتی ہے اس لئے امید کی جاتی ہے کہ ہر اہل علم و فضل اپنی اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑی زیادہ اپنی یا اپنے دوست احباب کو ترغیب دے کر مدرسہ علوم القرآن والحدیث واقع مدینہ طیبہ کے نام وقف کرکے ایک ایک کے بدلے حرم شریف کی بدولت ہزاروں، لاکھوں کتاب دینے کے اجر عظیم سے ہمیشہ کے لئے باقیات صالحات سے مالا مال ہونگے۔ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعَامِلِیْنَ۔

مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی اشد ضرورت ہے

قال اللہ تعالیٰ۔ وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۔

مدرسہ کا ذاتی مکان ہونا یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ہونے پر مدرسہ کی ترقی کا دار و مدار ہے اور مدرسہ کے بقاء و عروج کے لئے ایک مستحکم قلعہ ہے اور اسی کے وجود مسعود میں مدرسہ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اس لئے تمام ان حضرات سے جو صدقہ جاریہ اور باقیات صالحات کے دلدادہ و فریفتہ ہیں اور ہر وقت موقع مناسب منتظر رہتے ہیں اور خداوند کریم و رسول مقبول کی راہ میں جان و مال سے دریغ نہ کرنے والے حضرات مخلصین، عالی ہمم سے اپیل ہے کہ آپ اپنے (یا عزیز اقاربوں کے) خالص مال سے بقعہ طاہرہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مدرسہ ھذا کے نام ایک وسیع مکان خرید کر وقف کر دیں یا کم از کم اس کے لئے زمین کا ایک کافی قطعہ مہیا کر دیں تو پھر اس موجودہ قطعہ زمین پر تعمیری مسئلہ کو حل کرنے کے لئے باہمت حجاج مخلصین کی نظر میں کافی ہیں جو مدینۃ الرسول میں پہنچ کر ان کے دلوں کو انصار مدینہ کی یادگار تازہ کر دیتی ہے۔

یقین جانئے! کہ برادران مذاہب کی کرمفرمائی کی بدولت ہمیں کافی رقم کا ہر سال زیر بار ہونا پڑھتا ہے کیونکہ یہ لوگ آپس میں مل ملا کر صاحب مکان کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کرایہ پر مکان نہ دے اگر دے تو چوگنے کرایہ پر دے اور خواہ مخواہ کسی شخص کو کرایہ زیادہ دینے پر کھڑا کر دیتے ہیں اور ہر سال آئے دن یہی کش مکش اور تبدیلی مکان کی مصیبت رہتی ہے جو ترقی مدرسہ کیلئے سد راہ ہو رہی ہے۔ اگر آپ حضرات اس مصیبت کے مَالَهُ وَمَا عَلَيْهِ کو بغور ملاحظہ فرمائیں گے تو آپ کا روشن ضمیر اس کا حامی ہوگا کہ واقعی مدرسہ کے لئے ذاتی مکان کا ہونا اس کے اہم مقاصد اور اشد ضروری دینی خدمات میں سے ہے۔

اور جب کہ یہ ایک قومی، دینی مقدس مرکز اسلام کا کام ہے تو اے ہمدردان قوم و ملت و فدائیان دربار رسول علیہ السلام ہم آپ سے اپیل کرنے، توجہ دلانے امداد طلب کرنے کی کیوں نہ جرأت کریں اور کیوں نہ خصوصیت سے اس اہم ضروری دینی خدمت کو دیگر خدمات پر ترجیح دینے کی تاکید کریں جبکہ آپ کی امداد یا وقف شدہ کی تحویل اس بقعہ طاہرہ و سرزمین مقدس کے مدرسہ میں صرف ہوگی جہاں خود بنفس نفیس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آرام فرما رہے ہیں جو آپ کے روپیہ سے بنا ہوا مکان دربار شفیع المذنبین کے زیر سایہ واقع ہو جسمیں غریب مسکین یتیم ننھے ننھے بچے جیران رسول مقبول کی تربیت و تعلیم ہو تو کس قدر برکت و افزونی دینی و دنیاوی ظہور پذیر ہوگی؟ اور کیا کچھ موجب اجر و ثواب اور حصول خیر و برکت اور باعث قرب الٰہی ہوگا اور کس قدر خوشنودگی شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کی ہوگی سبحان اللہ مبارک ہوان باہمت ہستیوں کو اور بشارت ہو ان مخلصین حضرات کو جو اس ذخیرہ آخرہ کو ہاتھوں ہاتھ خرید کریں مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ط

شکریہ ہمدردان قوم و ملت

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ

یہ مدرسہ اور اس کے اراکین و خدام خصوصیت سے ان حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو اس دینی علمی درس گاہ کی امداد و اعانت و چندہ اپنی طاقت و حیثیت کے مطابق فرماتے رہتے ہیں اور وہ حضرات جو وقتاً فوقتاً بکمال اخلاص و محبت اس مدرسہ سے دلچسپی لیتے اور اس کی خشک کھیتی کو مالی امداد سے سیراب کرنے کی کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا وَبَارَكَ فِيْهِمْ۔ ایسے تمام حضرات کے لئے ہم اراکین و خدام مدرسہ پر واجب اور ضروری ہے کہ علاوہ شکریہ کے ان کے لئے فلاح دارین، حصول مقاصد دینی و دنیاوی صحت و سلامتی و ترقی درجات و رزق و اولاد صالحہ کی دعا کریں اور حرم شریف میں روضۃ من ریاض الجنۃ کے اندر دعا کی جاتی ہے اے مُجِیْبَ الدَّعَوَات قبول فرما۔ آمِیْن یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْن۔

عظیم الشان یادگار

وہ حضرات جو اپنے نام اور اپنی یادگار کو ہمیشہ کے لئے جیران رسول کریم، دربار شفیع المذنبین میں زندہ رکھنے کی نعمت عظمیٰ سے مشرف ہونا چاہتے ہیں تو وہ بہت جلد عنوانات (یعنی قابل توجہ اہل علم و فضل اور مدرسہ ہذا کو ذاتی مکان کی ضرورت) کو بغور ملاحظہ فرما کر ان کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں۔ جب وہ اس اہم دینی خدمت کو انجام دیں گے تو مدرسہ ہذا ان حضرات کے نام نامی

ahmadimuslim.de

اسم گرامی کو مع القاب کے ایک پتھر پر لکھوا کر مدرسہ کی عبارت میں نصب کرادے گا تاکہ جملہ مسلمانان عالم اور آنے والی نسلیں ان حضرات کی اس مالی قربانی و یادگار کو دیکھ کر ان کو دعا خیر سے یاد فرمایا کریں۔

وَاللہُ جَلَّ ذِکْرُہٗ وَلِیُّ الْاُمُوْرِ وَھُوَ الْمُوَفِّقُ وَعَلَیْہِ الْاِعْتِمَادُ۔

سالانہ امتحان اور مزید اطمینان

کے لئے

حکومت حجاز کے دو ذمہ دار اعلیٰ افسران کی شہادت و تصدیق

عربی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وقد زرت مدرسة علوم القرآن والحديث بالمدينة المنورة لموسسها العالم السلفى الشيخ احمد الدهلوى فراقنى ما رأيته فيها من نشر العلم الصحيح وبث الثقافة الدينية اللائقة بهذه البلدة المقدسة كما راقنى ما رأيته من نشاط الطلبة وجد المدرسين ولقد رأيت من حسن نظامها وترتيب علوم التفسير والحديث والمصطلح والتوحيد ما اثلج صدرى وجعلنى مطمئنا على ان هذه المدرسة وحيدة فى بابها وانشاء اللہ تعالىٰ سيكون لها اثر حسن ومستقبل عظيم بعون اللہ تعالىٰ وان هذه المدرسة ستكون انشاء اللہ تعالىٰ حسنة من حسنات جلالة الملك المعظم نصره اللہ تعالىٰ وان يوفق جميعا لما يحب ويرضا آمين۔ ۲۰ شعبان ۱۳۵۳ھ

رئيس قضاة المملكة العربية السعودية

(مہر) عبد اللہ بن حسن آل شیخ

خلاصہ اردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلبا کی تعلیمی اجتہاد و کوشش نے مجھ کو بہت مسرور کیا جو حقیقتًا مدرسہ بلاد مقدسہ کی شان کے لائق ٹھیٹھ اسلام کی خدمت و تبلیغ کر رہا ہے اور مدرسہ کے نصاب و حسن نظام نے مجھ کو ہر طرح مطمئن کر دیا ہے کہ انشاء اللہ اس مدرسہ کے نتائج حسنہ اور اسکا مستقبل عظیم اسکو منزل مقصود تک پہنچائینگا بعون اللہ تعالیٰ

عربی

زرت مدرسة علوم القرآن والحديث التى هى تحت ادارة العلامة الشيخ احمد الدهلوى المحترم وامتحنت التلامذة واحدا بعد واحد فوجدتهم قد اجادوا فهم علوم القرآن والتفسير واتقنوا فهم الاحاديث والتوحيد وباقى الدروس المقررة فى هذه المدرسة فجزاهم اللہ خيرا ورزقهم العمل بما علموا ولا شك ان مديرها لا يزال يراقبهم مراقبة تامة وانه مجد ومجتهد فى خدمة هذه المدرسة لتكون كلمة اللہ العليا وانى اتمنى لها مستقبلا سعيدا ميمونا وارتفاعا وشانا حتى تتم مقاصد هذه المدرسة التى هى وحيدة فى بابها بالحجاز واللہ ولى التوفيق۔ ۱۲/۵/۱۳۵۳ھ

القاضى المستعجلة بالمدينة المنورة

مہر

سليمان عبد الرحمن العمرى

خلاصہ اردو میں

مدرسہ علوم القرآن والحدیث کے طلباء کا یکے بعد دیگرے امتحان لیا ان کو تعلیم میں بہت بہتر پایا۔ خدا تعالےٰ ان کو زیادہ شوق اور عمل کی توفیق بخشے۔ میں امید بلکہ یقین کرتا ہوں کہ بفضلہ تعالےٰ ناظم مہتمم صاحب کی جد و جہد سے ایک نہ ایک دن یہ مدرسہ اپنے مقاصد میں عروج کامیابی حاصل کریگا جو تمام حجاز میں اپنی خود نظیر ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

سفیر مدرسہ مدنی

مدرسہ ہذا کی طرف سے جناب مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب آزاد دہلوی جہاں جہاں پہنچیں وہاں کے حضرات اپنی اپنی حیثیت کے مطابق مدینۃ شفیع المذنبین صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ کے لئے کافی امداد دیں۔ اور دوامی امداد کریں اور جیران رسول کریم کی دعائیں لیں اور جن حضرات کے ہاں مولانا موصوف نہ جا سکیں تو وہ خود ہی مہربانی فرما کر چندہ جمع کر کے پتہ ذیل پر روانہ کر کے مشکور فرمائیں۔

نوٹ

جملہ حضرات سے امید کی جاتی ہے کہ اپنے اپنے ہاں کے آنے والے حجاج بھائیوں کو خاص کر مدینۃ الرسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مدرسہ علوم القرآن والحدیث کی طرف پوری توجہ دلائیں گے۔ بلکہ اپنی جیب خاص اور عزیز احباب دوست سے چندہ جمع کر کے ان حجاج کو دیدیں اور ان کو اس رقم کی مدرسہ مذکور میں خود جا کر دینے کی تاکید کرینگے۔

روئداد مدرسہ

مکمل کامل پوری تفصیلات کے ساتھ طبع ہوگئی ہے۔ جن کو یہ روئداد نہ پہنچے وہ صاحب مولانا عبد الرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب سے طلب کریں۔

(اگلا صفحہ ملاحظہ فرمائیں)

ahmadimuslim.de

مدینہ طیبہ میں روپیہ روانہ کرنے کا بس یہی طریقہ ہے

کہ روپیہ بصورت نوٹ بذریعہ جوابی رجسٹری بنام

شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

یا

ذیل کے حضرات کرام کو روپیہ بھیجکر مطلع کر دیں کہ یہ روپیہ مدرسہ مذکور کا ہے۔

۱. بذریعہ منی آرڈر بنام مدرسہ مدنی بمعرفت شیخ حمید اللہ صاحب سوداگر سوت قینچی بنڈل صدر بازار دہلی

۲. 〃 〃 〃 شیخ مستری فضل الدین صاحب ریکھی سوداگر فٹ بال میکر شہر سیالکوٹ پنجاب

۳. 〃 〃 〃 〃 حاجی عبدالوہاب صاحب تاجر عینک وچشمہ نمبر ۱۱ بہو بازار اسٹریٹ کلکتہ

۴. 〃 〃 〃 〃 دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

۵. 〃 〃 〃 〃 مولانا عبدالرحمن صاحب آزاد۔ مسلم پورہ شہر گوجرانوالہ پنجاب

نوٹ :۔ جملہ خط وکتابت پتہ ذیل پر ہونی چاہئے ۔ اور تار کا پتہ یہ کافی ہے (" احمد دہلوی مدینہ عرب ")

پتہ :۔ شیخ احمد دہلوی ناظم مدرسہ علوم القرآن والحدیث باب مجیدی مدینہ طیبہ (حجاز عرب)

ahmadimuslim.de